تیار کردہ: سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ جام شورو

جائزہ شدہ: صوبائی کمیٹی برائے جائزہ کتب ڈائریکٹوریٹ آف کریکیولم، اسیسمنٹ اینڈ ریسرچ، سندھ، جامشورو

منظور شدہ: صوبائی محکمہ تعلیم وخواندگی حکومت سندھ، بمراسلہ نمبر: SO(G-III) SELD/3-910/18
مؤرخہ 24 جنوری 2020 بطور واحد درسی کتاب برائے مدارس صوبہ سندھ

قومي ترانو

پاک سرزمین شاد باد — کِشورِ حَسین شاد باد
تونشانِ عزمِ عالي شان — ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سرزمین کا نظام — قوّتِ اُخوّتِ عوام
قوم، مُلک، سلطنت — پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد

پرچمِ ستارہ و ہلال — رہبرِ ترقّي و کمال
ترجمانِ ماضي، شانِ حال — جانِ استقبال
سایۂ خدائے ذوالجلال

ہیلو! میں ہوں علمی۔ میں آپ کے ساتھ ہوم ورک کرتا ہوں، آپ کی مزیدار کہانیاں سنتا ہوں اور آپ کے مسائل حل کرتا ہوں۔ تو پھر

"علمی" + پیغام لکھ کر TEXT 8398 پر SMS کریں۔

سلسلہ وار نمبر			
سال و ماہِ اشاعت	ایڈیشن	تعداد	قیمت

آزمائشی اشاعت

اخلاقیات

تیسری جماعت کے لیے

سندھ ٹیکسٹ بُک بورڈ، جام شورو

تیار کردہ: سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ جام شورو

جائزہ شدہ: صوبائی کمیٹی برائے جائزہ کتب ڈائریکٹوریٹ آف کریکیولم، اسیسمنٹ اینڈ ریسرچ، سندھ، جامشورو

منظور شدہ: صوبائی محکمہ تعلیم وخواندگی حکومت سندھ، بمراسلہ نمبر: SO(G-III) SELD/3-910/18
مؤرخہ 24 جنوری 2020 بطور واحد درسی کتاب برائے مدارس صوبہ سندھ

ڈائریکٹوریٹ آف کریکیولم، اسیسمنٹ اینڈ ریسرچ، سندھ، جامشورو
کے صوبائی کمیٹی برائے جائزہ نصابی کتب کا تصحیح شدہ

نگران اعلیٰ: احمد بخش ناریجو (چیئرمین سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ)

نگران: عبدالباقی ادریس السندی

مصنفین: ☆ پونجراج کیسرانی ☆ ڈاکٹر محمد انس راجپر ☆ نیاز احمد راجپر

مترجم: نیاز احمد راجپر

ایڈیٹر: ندیم ریاض ڈیوڈ

صوبائی جائزہ کمیٹی

☆ انجنیئر اے ایل جگرو ☆ سلمیٰ لغاری ☆ نارائن داس آسنانی

☆ ندیم ریاض ڈیوڈ ☆ ڈاکٹر چمن منشا ☆ گنیش مل-این-آسنانی

کمپوزنگ ولے آؤٹ ڈزائننگ: نور محمد سمیجو

طبع کنندہ:

فہرست

عنوانات	صفحہ نمبر

قدیم مذاہب کا تعارف

مالکِ حقیقی نے انسانوں کو اخلاقیات اور بندگی کی تعلیم دی۔ بعد میں لوگوں نے اپنی اپنی سوچ کے مطابق نئے نئے مذاہب بنالیے اور جس چیز سے بھی کسی کو کوئی فائدہ ملتا اسی کو وہ اپنا دیوتا یا دیوی ماننے لگ جاتا۔ جن میں مظاہرِ فطرت قابلِ ذکر ہیں مثلًا: سورج، چاند، پیڑ، پرندوں، جانوروں، فطری چیزوں اور فطری مناظر کی پرستش سے نہ صرف وہ ان کو خوش کرنے کی کوشش کرتے بلکہ اس سے دلی طور پر تسکین پاتے تھے۔ ہر مذہب کے پاس اپنے پیروکاروں کو سمجھانے کے لیے دیوی دیوتاؤں، ان کی پوجا کے طریقوں، خاص علامات اور فرضی کہانیوں کا علیحدہ علیحدہ تصور موجود تھا، جن کے ذریعے وہ لوگوں کو اس مذہب کی پیروی پر آمادہ کرتے تھے۔ اس باب میں "مظاہرِ فطرت کی پوجا، اور "روح پرستی اور جادو" کے عنوانات کے تحت آسمانی دیوی دیوتا، زمینی دیوی دیوتا، دیومالائی کہانیوں فرضی قصے کہانیوں، جادو، روح پرستی اور اشیاء پرستی کے بارے میں معلومات دی گئی ہے۔

مظاہرِ فطرت کی پوجا

حاصلاتِ تعلم

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- مظاہرِ فطرت کی پوجا اور اخلاقیات سے واقفیت حاصل کر سکیں گے۔
- مختصر کہانی کے ذریعے انسان اور فطرت (زمینی اور آسمانی دیوی، دیوتا) کا فرق جان سکیں گے۔
- آسمانی اور زمینی دیوی، دیوتاؤں کی پوجا کی منظر کشی کر سکیں گے۔
- خاکوں اور تصاویر کے ذریعے آسمانی اور زمینی دیوی، دیوتاؤں کا فرق واضح کر سکیں گے۔
- دنیا کی قدیم تہذیبوں مثلاً: یونانی، بابلی، مصری اور سندھی تہذیبوں سے متعلق دیومالائی اور فرضی کہانیاں بیان کر سکیں گے۔

صحرائے تھر میں ریگستانی اور بیراجی علائقہ کے سنگم پر ایک گاؤں آباد تھا، جس کا مُکھی اپنے خاندان اور گاؤں کا سربراہ تھا، اس کی سخاوت، دوراندیشی اور مہمان نوازی دور دور تک مشہور تھی۔ اس کی ایک عمدہ عادت یہ تھی کہ روزانہ رات کو اپنے خاندان کے بچوں کو سبق آموز قصے کہانیاں اور قیمتی اقوال سنایا کرتا تھا، جس سے بچے بیحد خوش ہوتے اور ان کی معلومات اور سمجھداری میں اضافہ ہوتا، ایک رات کو دادا ابا نے بچوں کو پرانے زمانے کی ایک کہانی سنائی:

پیارے بچو! یہ اس زمانے کی بات ہے جب زمین پر انسانی آبادی بہت محدود تھی وہ قدرتی ماحول کے مطابق سادہ جھونپڑیاں بنا کر چھوٹے چھوٹے کنبوں کی صورت میں رہتے تھے، انھوں نے آگ جلانا اور کھانا پکانا بھی سیکھ لیا تھا ان کنبوں میں سے ایک کنبہ سورج کا بھی تھا جو اس کی بیوی رَتی اور بیٹے ہولو پر مشتمل تھا، ایک دفعہ ہولو سخت بیمار ہوگیا، بہت کوشش کے باوجود ان کو کوئی علاج نہیں سوجھ رہا تھا جس وجہ سے وہ بہت پریشان تھے۔ ایک دن سورج کو خیال آیا کہ ان کی جھونپڑی کے سامنے جو تناور درخت کھڑا ہے کیوں نہ اس کے پتے پانی میں ابال کر ہولو کو پلائے جائیں شاید اس کو کوئی افاقہ ہوجائے۔ چناں چہ صبح کو سورج نے اس درخت کے پتے توڑ کر پانی میں ابالے اور وہ پانی ہولو کو پلایا تو وہ صحت مند ہوگیا۔ جس سے سورج اور رَتی بہت

خوش ہوئے اور انہوں نے یقین کرلیا کہ اس درخت میں کوئی روحانی طاقت ہے جس نے ان کے بیٹے کو صحت یاب کیا ہے اس کے بعد وہ اپنی ضرورتوں کے لیے اس درخت کو پوجنے لگے اور یہ پوجا آج تک جاری ہے۔
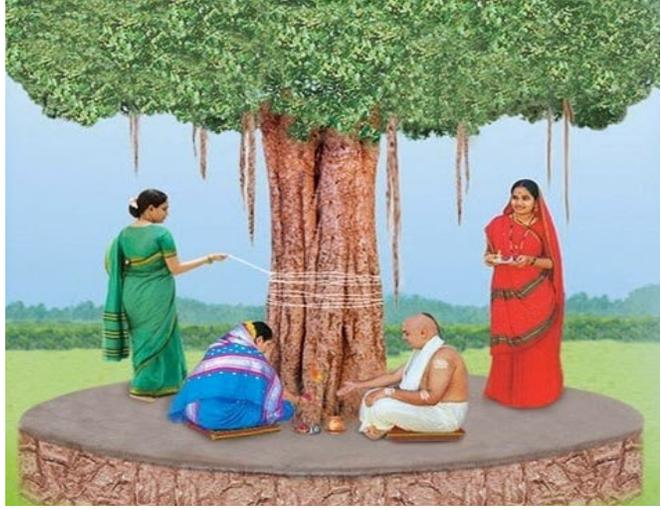
دادا اَبا! کئی لوگ تو سورج، آگ اور دیگر قدرتی چیزوں کو بھی پوجتے ہیں اس کی ابتدا کیسے ہوئی؟ دلبر نے پوچھا۔

ہاں! ابتدائی دور میں تو صرف اس چیز کی پوجا کی جاتی تھی۔ جس سے کسی کو کوئی فائدہ پہنچتا تھا۔، لیکن آگے چل کر لوگوں نے سورج، چاند، ستاروں اور سیاروں کو آسمانی دیوتاؤں کے طور پر جبکہ پہاڑوں، دریاؤں، ہوا، پانی اور زمین کو زمینی دیوی دیوتاؤں کے طور پر پوجنا شروع کیا اور یہی دنیا کے قدیم مذاہب کی ابتدائی صورت تھی۔

کچھ صدیاں گذرنے کے بعد جب انسان نے بستیاں اور گاؤں بنا کر رہنا شروع کیا تو اکثر لوگ نہروں اور دریاؤں کے کنارے آباد ہوا کرتے تھے اسی دوران دجلہ و فرات کے کنارے بابل (میسوپوٹیمیا) میں، نیل کے کنارے مصر میں، سندھو کے کنارے موئن جو داڑو میں اور یونان کے رہنے والوں میں کئی خیالی اور بے وجود آسمانی اور زمینی دیوی دیوتاؤں کے قصے مشہور تھے وہاں کے لوگ ان فرضی کرداروں کی پوجا بھی کیا کرتے تھے۔

آج بھی ان تمام قدیم تہذیبوں کے فرضی اور خیالی دیوی دیوتا مشہور ہیں۔ بابلی تہذیب میں اَنانا، اشتر اور سائیبلی، مصری تہذیب میں نٹ، جیب اور آسما، سندھ کی موئن جو داڑو تہذیب میں بیل، لجا گوری اور دھرتی ماتا جبکہ یونانی تہذیب میں زیورس، ہیرا، اطلس اور اینموئی نام کے دیوی دیوتاؤں کو پوجا جاتا تھا۔ یہ تمام لوگ ان دیوی دیوتاؤں کی پوجا کرتے تھے اور ان سے اپنی جان اور مال کا

تحفظ، بیماریوں اور تکلیفوں سے چھٹکارا مانگ کر دلی سکون محسوس کرتے تھے۔

لیکن دادااَبا! آج بھی بہت سے لوگ بارش اور آسمانی بجلی کے نقصان سے بچنے کے لیے اپنے گھر پر آک کی لکڑی رکھ دیتے ہیں۔ دلبر نے کہا۔

دادااَبا نے کہا: ہاں بیٹا! ان کو یقین ہوتا ہے کہ آک کی لکڑی پر بجلی نہیں گِرتی، لوگوں کے اس کامل بھروسہ کی وجہ سے آج کے اس سائنسی دور میں بھی تھر کی عورتیں پیپل کے درخت اور تُلسی کے پودے کی پوجا کرتی ہیں۔ جو قدیم مذاہب کی نشانیاں ہیں۔

سبق کا خلاصہ

پرانے زمانے میں کسی جنگل کے قریب ایک آدمی کی جھونپڑی تھی جس میں وہ اپنی بیوی اور چھوٹے بچے کے ساتھ رہتا تھا، ایک دفعہ ان کے بچے کو بیماری لاحق ہو گئی جس کے علاج کے لیے انہوں نے گھر کے سامنے کھڑے درخت کے پتے پانی میں ابال کر بچے کو پلائے تو وہ تندرست ہوگیا، اسی دن سے وہ درخت ان کا دیوتا ہوگیا اور وہ اس کی پوجا کرنے لگے۔ اسی طرح بعد کے لوگ بھی مظاہرِ فطرت کو پوجنے لگے، جن میں موئن جو داڑو، بابل، مصر اور یونان کے لوگ شامل ہیں جو ایسے دیومالائی کرداروں کو آسمانی اور زمینی دیوی دیوتا تصور کرکے ان کی پوجا کرتے تھے جو کہ قدیم مذاہب کی ابتدائی شکل تھی۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات تحریر کریں:

۱. دادااَبا کی کیا صفات تھیں؟

۲. سورج اور اس کی بیوی نے درخت کو کیوں پوجنا شروع کیا؟

۳. قدیم لوگ اپنی بستیاں کہاں آباد کرتے تھے؟

۴. موئن جو داڑو کے لوگ کس کو پوجتے تھے؟

۵. کیا رات کو سونے سے پہلے بچوں کو کہانیاں سنانا ضروری ہے؟

(ب) خالی جگہوں کو پُر کریں:

۱. دادا اَبا کی کہانیوں سے بچوں کی ....اور..........میں اضافا ہوتا تھا۔

۲. سورج اور رَتی کے بیٹے کا نام....................تھا۔

۳. مظاہرِ فطرت کو پوجنا قدیم مذاہب کی ....شکل تھی۔

۴. پرانے زمانے میں دریائے سندھ کے کنارے....................شہر آباد تھا۔

۵. سورج نے اپنے بیمار بچے کو...............پلایا۔

(ج) حصہ (الف) کو حصہ (ب) سے ملا کر جملہ درست کریں۔

حصہ (الف)	حصہ (ب)
• تھر کی عورتیں آج بھی	• بیل، لجا گوری اور دھرتی ماتا کو پوجتے تھے۔
• مصری تہذیب کے دیوی دیوتا	• یونان کے دیوی دیوتا ہیں
• موئن جو دارو کے لوگ	• پیپل اور تلسی کی پوجا کرتے ہیں
• زیورس، ہیرا، اطلس اور ایتھنوئ	• نٹ، جیب اور آسما کے نام سے مشہور تھے۔

اساتذہ کے لیے سرگرمی

★ طلبہ/طالبات کو موئن جو دارو سے ملنے والی اشیاء کی تصویریں جمع کرنے اور ان کو ایک چارٹ کی شکل میں دیوار پر آویزاں کرنے کی ہدایت کی جائے۔

★ طلبہ/طالبات سے مظاہرِ فطرت کی پوجا کی مختلف تصویریں بنانے کی مشق کروائی جائے۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنیٰ
افاقہ	آرام، صحت میں بہتری
مظاہر	مظہر کی جمع: نظارہ، منظر
دیومالائی	سمجھ سے بالاتر، دیوی دیوتاؤں کی کہانیاں
تحفظ	بچاؤ، حفاظت
پیروکار	ماننے والے، پیروی کرنے والے
صدی	ایک سو سال کا زمانہ
آک	ایک جنگلی پودا
مُکھی	سردار

روح پرستی اور جادو

حاصلاتِ تعلم

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- شکلوں کے ذریعے جان سکیں گے کہ روح پرستی کیا ہے۔
- جادوئی کہانی پڑھ کر لطف اندوز ہو سکیں گے۔
- روح پرستی اور جادو کا مطلب جان سکیں گے۔
- کہانیوں اور تصاویر کے ذریعے جادو اور کالے جادو کا فرق جان سکیں گے۔
- خاص علامت کے نظریے (ٹوٹ ازم) کی وضاحت کر سکیں گے۔
- کنبے اور قبیلے کے خاص نشانوں کا فرق بیان کر سکیں گے۔
- خاص نشان یا علامت کی تصویر بنا سکیں گے۔
- کہانی پڑھنے میں دلچسپی لیں گے۔
- کہانی اور دیومالائی قصے کا فرق جان سکیں گے
- ایسپ کی کہانی اور اس سے ملنے والی نصیحت بیان کر سکیں گے۔
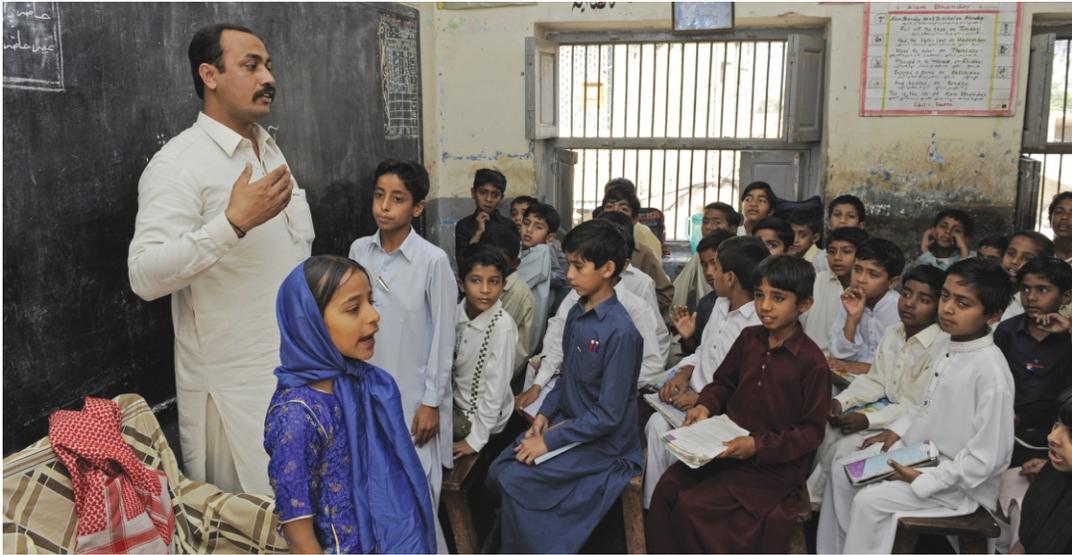
تیسری جماعت کے بچوں کو پڑھانے والے استاد کی جگہ پیر کے دن ایک دوسرا استاد کمرہ جماعت میں داخل ہوا جس نے سلام کرنے کے بعد بچوں سے کہا کہ میں آج آپ لوگوں کو قدیم مذاہب کے بارے میں بتاؤں گا۔ کوئی بھی شاگرد مجھ سے قدیم مذاہب کے بارے میں سوال کر سکتا ہے۔

مہتاب: سر! گذشتہ رات میرے دادا نے قدیم زمانہ کے لوگوں کی مظاہرِ فطرت اور دیوی

دیوتاؤں کی پوجا کے بارے میں ہمیں ایک دلچسپ کہانی سنائی تھی، کیا آج آپ ہمیں قدیم دور کے مذاہب اور ان کے پوجا کے طریقوں کے بارے میں معلومات دینا پسند کریں گے۔

استاد: مہتاب! آپ نے اچھا سوال کیا ہے،آج میں آپ کو قدیم مذاہب کی بنیاد، روح پرستی، جادو، تصوراتی خیالات اور ان مذاہب کی ریتوں رسموں کے بارے میں بتاتا ہوں۔

روح پرستی (Animism): لوگوں کی طرف سے فطرت کے مظاہر اور بے جان اشیاء میں روح کی موجودگی پر یقین رکھنے کو روح پرستی کہا جاتا ہے۔

مشہور فلسفی ہربرٹ اسپینسر اور ایڈورڈ ٹیلر کا خیال ہے کہ پہلے زمانے کے لوگوں کا ماننا تھا کہ جانداروں کی طرح بے جان اشیاء میں بھی روح موجود ہوتا ہے اور خواب کے وقت آدمی کا روح نکل کر باہر آجاتا ہے۔ اسی طرح جب کوئی جاندار مر جاتا ہے تو اس کا روح بھٹکتا رہتا ہے اور اسے مافوق الفطرت قوتیں حاصل ہوتی ہیں۔اسی تصور کی وجہ سے بہت سے لوگوں نے اپنے مرے ہوئے لوگوں کو پوجنا شروع کیا۔

جادو (Magic): جادو کو سِحر اور طلسم بھی کہا جاتا ہے،اس سے مراد یہ ہے کہ پُراسرار طریقے پر اسباب کو دیکھے بغیر کسی چیز کی ہیئت اور صورت تبدیل کر دینا۔

قدیم دور میں بعض لوگ دوسروں کو اپنی مرضی سے چلانے، جانوروں اور کھیتوں کی پیداوار بڑھانے اور ان سے بھرپور فوائد پانے کے لیے جادوئی عمل اور جادوئی منتر استعمال کرتے تھے،اس میں وہ کسی نظر نہ آنے والی طاقت یا سمجھ سے بالاتر قوت پر یقین رکھ کر منتروں اور پوجا کے ذریعے اس کو راضی کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

جادو اور کالے جادو کا فرق: عام جادو میں لوگوں کو خوش کرنے یا ان پر رعب ڈالنے کے لیے کسی چیز کو اچانک گم کر دیا جاتا ہے یا دوسری چیز میں بدل دیا جاتا ہے اور اس میں اکثر ہاتھ کی صفائی اور کرتب بازی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے جس سے کسی کو تکلیف دینا مقصود نہیں ہوتا لیکن کالے جادو کا استعمال دوسروں کو تکلیف دینے اور نقصان پہنچانے کے لیے کیا جاتا ہے۔

خاص علامت والا نظریہ (Totemism): اس میں کوئی خاندان یا پورا قبیلہ اپنے لیے ایک

خصوص علامت یا نشان مقرر کردیتا ہے، مثلاً: اژدھا، شیر، عقاب یا کوئی پودا کسی قبیلہ کا نشان تصور کرکے اس کے ساتھ اپنی عقیدت کا اظہار کیا جاتا ہے۔ لوگ اس نشان کو دیوی دیوتا تو نہیں سمجھتے تاہم اس کی روحانی قوت کے سامنے اپنی عاجزی ظاہر کرکے اس کے مہربان ہونے کے قائل ہوتے ہیں اور دل میں اس کے لیے بیحد احترام اور عقیدت رکھتے ہیں۔

تمثیلی کہانی (Fable): فیبل ایک مختصر تمثیلی کہانی ہوتی ہے جس کے کردار جانور، پرندے یا پودے وغیرہ ہوتے ہیں، جو اپنی ذہانت آمیز گفتگو اور نصیحت آمیز کرداروں سے پڑھنے والے پر مثبت اثر ڈالتے ہیں۔ "ایسپ کی کہانیاں" اور "کلیلہ و دِمنہ" نامی کتابیں اس قسم کی کہانیوں پر مشتمل ہیں جو دنیا بھر میں مشہور ہیں اور اسکول کے شاگردوں کو پڑھائی جاتی ہیں جن سے شاگردوں کو نصیحت کی باتیں سمجھائی جاتی ہیں۔ مثلاً: خرگوش اور کچھوے کی کہانی۔

فرضی کہانیاں (Myths): اس سے مراد ایسی کہانیاں ہے جن کا حقیقت میں ہونا محال ہوتا ہے، صرف لوگوں کے بتائے ہوئے خیالی تصورات اور مافوق الفطرت باتوں کو بنیاد بنا کر دیومالائی کرداروں کو سراہا جاتا ہے، پرانے دور میں ایسے دیومالائی کرداروں کی پوجا شروع ہوئی اور آج بھی بہت سے مذاہب روح پرستی، جادو ٹونے اور دیومالائی کرداروں پر یقین رکھتے ہیں۔

سبق کا خلاصہ

ابتدائی دور کے لوگ روح پرستی، جادوئی عمل، دیومالائی کرداروں میں یقین رکھتے تھے، وہ مظاہرِ فطرت کی پوجا کرتے اور سمجھ نہ آنے والی مافوق الفطرت قوتوں سے مدد مانگتے تھے، بعض خاندان اور قبیلوں کے خاص نشان اور علامات مقرر ہوتی تھیں جن میں وہ بیحد عقیدت رکھتے تھے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات تحریر کریں:

۱. روح پرستی سے کیا مراد ہے؟

۲. دوسروں کو نقصان دینے کے لیے جادو کی کون سی قسم استعمال کی جاتی ہے؟

۳. ٹوٹم سے کیا مراد کیا جاتا ہے؟

۴. فیبل میں کس قسم کے کردار ہوتے ہیں؟

۵. فرضی کہانیاں کون سے خیالات پر مشتمل ہوتی ہیں؟

۶. خرگوش اور کچھوے کی کہانی سے کیا سبق ملتا ہے۔

(ب) خالی جگہوں کو پُر کریں:

۱. پہلے زمانے میں لوگوں کو اپنی مرضی کے مطابق چلانے کے لیے......... کیا جاتا تھا۔

۲. عام طور پر جادوئی عمل میں .... کا مظاہرہ ہوتا ہے۔

۳. اسی طرح انہوں نے اپنے .... کی پوجا شروع کر دی۔

۴. ایک مختصر تمثیلی کہانی کو.................... کہا جاتا ہے۔

(ج) حصہ (الف) کو حصہ (ب) سے ملا کر جملہ درست کریں۔

حصہ (الف)	حصہ (ب)
• پہلے زمانے کے لوگ سمجھتے تھے کہ	• جس میں جانور، پرندے اور پودے کردار ادا کرتے ہیں۔
• فیبل ایک مختصر کہانی ہوتی ہے	• دیومالائی کرداروں سے مدد لیتے تھے۔
• قدیم لوگ اچھی پیداوار کے حصول کے لیے	• جانداروں کی طرح بے جان اشیاء میں بھی روح ہوتا ہے۔
• ہر خاندان اور قبیلے کو اپنے ٹوٹم سے	• جادوئی عمل اور ٹونے اختیار کرتے تھے۔
• اسی دور کے لوگ	• بیحد عقیدت ہوتی تھی۔

اساتذہ کے لیے سرگرمی

- طلبہ/طالبات کے دو گروپ بنائے جائیں، ایک گروپ کو جادوئی کہانی اور دوسرے گروپ کو کوئی ایسپ کی کہانی لکھ کرلے آنے کی ہدایت کریں۔
- طلبہ/طالبات مختلف مذاہب کے خاص نشانات جمع کرکے ایک شیٹ پر لگا کر دیوار پر آویزاں کریں۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنیٰ
پُراسرار	حیرت انگیز
بالاتر	بہت اوپر
مافوق الفطرت	عام لوگوں کی سمجھ سے بڑھ کر
مفروضہ	قیاس، خیالی طورپر
طلسم	جادو
منشا	ارادہ، مرضی
تصوراتی	خیالی
سحر	جادوئی عمل
تمثیلی	ڈرامائی، افسانوی
عقیدت	مذہبی طورپر کسی بات پر یقین رکھنا

سماجی اور اخلاقی اقدار

ہر مذہب اپنے پیروکاروں کو برائی سے بچنے اور نیکی کے کام کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ سچائی، انجام پورا کرنا، بڑوں کا ادب کرنا اور دوسروں کے کام آنا، نیکی کے کام ہیں اسی طرح جھوٹ بولنا، ظلم کرنا، وعدہ خلافی کرنا اور بڑوں کی بے ادبی کرنا بیحد خراب کام ہیں اچھی عادتوں کو اپنانے اور برائیوں سے دور رہنے کا نام "اخلاقی اقدار" ہے۔

اس باب میں اخلاقی اقدار کو برانگیختہ کرنے والے جو اسباق شامل کیے گئے ہیں ان سے درج ذیل باتوں کی رہنمائی ملتی ہے: اخلاقی اقدار کی اہمیت، مذہب اور اخلاقیات کا باہمی تعلق، زندگی کی اہمیت، زمین پر موجود انسانی، حیوانی اور نباتاتی حیات کا احترام، تمام انسانوں کی برابری اور مذہب، رنگ اور نسلی امتیاز کے بغیر تمام انسانوں کے لیے احترام رکھنا، علم کی اہمیت اور صفائی رکھنے کے فوائد۔

اخلاقی اقدار کی اہمیت

حاصلاتِ تعلم

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- لفظ "قدر" کا مطلب بیان کر سکیں گے اور اخلاقی اقدار کی فہرست مرتب کر سکیں گے۔
- جان سکیں گے کہ اخلاقی اقدار پر عمل کرنا خود آدمی کی بہتری کا باعث بنتا ہے۔
- سمجھ سکیں گے کہ مذاہب بھی اخلاقی اقدار کا ذریعہ ہیں۔
- اخلاقی اقدار پر عمل کرنے سے تمام مذاہب کے پیروکار باہمی ہم آہنگی سے خوش حال، پُرامن اور بہتر زندگی گذار سکیں گے۔
- محسوس کریں گے کہ تمام مذاہب اپنے پیروکاروں کو اعلیٰ اخلاقی اقدار پر عمل پیرا ہونے کی ترغیب دیتے ہیں۔

لفظ اقدار کا مطلب: لفظ "اقدار"، "قدر" کی جمع ہے۔ جس کے معنی معیار، پیمانا اور اصول کے ہیں۔ مثلاً: سچائی، ایمان داری، حب الوطنی اور وقت کی پابندی وغیرہ۔ انسانی زندگی میں اعلیٰ اخلاقی اقدار اپنانے کی بے حد اہمیت ہے، ان پر عمل پیرا ہونے سے درج ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں:

- اخلاقی اقدار کے حامل شخص کی شہرت ہوتی ہے اور اس کا اعتماد بڑھتا ہے۔
- اس کی قوم اور ملک کو فائدہ پہنچتا ہے۔
- ایمانداری، دیانت داری اور ہر معاملے میں راست بازی کے ذریعہ آدمی کے دوستوں اور خیر خواہوں کی تعداد دن بدن بڑھتی ہے۔
- اپنے عہد و پیمان وقت پر پورے کرنے کی وجہ سے رشتہ داروں، صارفین، کمپنی مالکان، انتظامیہ اور سماج کے ہر فرد کے ساتھ بہتر تعلقات قائم ہوتے ہیں۔
- ایسی مثالی شخصیت سے ملک کے نوجوان متاثر ہو کر اخلاقی اقدار اپنانے کی تمنا کرتے ہیں۔
- ایسا شخص خود بھی خوش حال، پرامن اور شاندار طرز کی زندگی گذارتا ہے اور دیگر لوگ بھی آہستہ آہستہ عمل کرکے سماج کو بہتری کی طرف لے جاتے ہیں۔

اخلاقیات کے استاد نے شاگردوں میں اخلاقی اقدار کی اہمیت اجاگر کرنے کے لیے ان کو یہ کہانی سنائی:

کسی گاؤں میں ایک غریب آدمی رہتا تھا جو روزانہ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر شہر میں بیچا کرتا تھا جس سے اس کے گھر کا چرخہ چلتا تھا۔ وہ نہایت شکر گذار اور ایمان دار طبیعت کا مالک تھا، ایک دن وہ دریا کے کنارے جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر رہا تھا کہ اچانک اس کے ہاتھ سے کلہاڑی پھسل کر دریا میں جا گری، اسے بہت افسوس ہوا، وہ سوچنے لگا اب میں لکڑیاں کیسے کاٹوں گا میرے پاس تو نئی کلہاڑی خریدنے کے بھی پیسے نہیں ہیں۔ اب ہمارا گذر کیسے ہوگا یہ سوچ کر وہ رونے لگا۔

اس کے رونے کی آواز پر ایک فرشتہ انسانی شکل میں وہاں حاضر ہوا اور اس سے پوچھنے لگا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ اس نے جواب دیا: لکڑیاں کاٹنے کی میری کلہاڑی دریا میں گر گئی ہے اس کے بغیر میں اپنے بیوی بچوں کے لیے کمائی نہیں کر سکتا اور وہ بھوک کے مارے مر جائیں گے۔ فرشتے کو اس پر رحم آگیا اور اس نے دریا میں غوطہ لگا کر ایک سونے کی کلہاڑی نکال کر اس کو دی، لکڑہارے نے کہا یہ میری نہیں ہے، فرشتے نے دوبارہ غوطہ لگا کر ایک چاندی کی کلہاڑی نکال کر اس کو دکھائی، اس نے وہ کلہاڑی لینے سے بھی انکار کیا اور کہا کہ میری کلہاڑی سونے یا چاندی کی نہیں بلکہ لوہے کی تھی۔ چناں چہ فرشتے نے دوبارہ غوطہ لگا کر اس کو وہ اصلی کلہاڑی نکال کر دی، جس کو دیکھ لکڑہارا۔ بہت خوش ہوا اور وہ لے کر فرشتے کا شکریہ ادا کیا۔ فرشتے نے لکڑہارے کی اسی ایمان داری اور عمدہ اخلاقی کردار سے خوش ہو کر وہ سونے اور چاندی کی دونوں کلہاڑیاں بھی اس کو انعام میں دیدیں۔
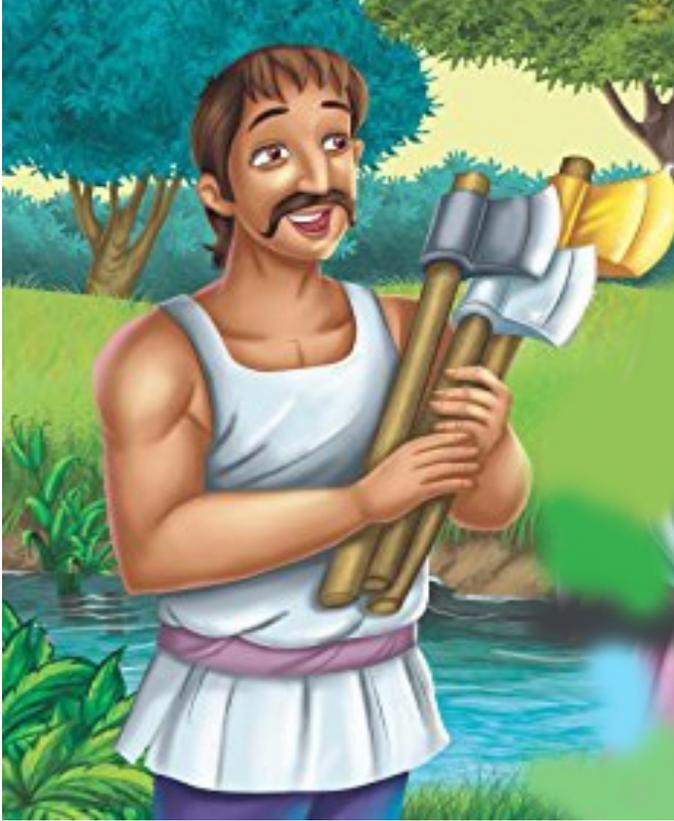
پیارے بچو! ہمیں اس کہانی سے یہ سبق ملتا ہے کہ ایمان داری ایک بہترین عمل ہے اور ایمان دار آدمی کو اس کے اعلیٰ اخلاقی کردار کی وجہ سے ایک دن ضرور انعام ملتا ہے۔

استاد نے طلبہ/طالبات کو اخلاقی اقدار اور مذہب کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا:

ہر مذہب میں انسانی کردار کی تعمیر پر زور دیا گیا ہے اس لیے ہر مذہب اپنے پیروکاروں کو اچھے اخلاق رکھنے کی تلقین کرتا ہے، عام زندگی میں مالکِ حقیقی کو یاد رکھنا، محنت اور دیانت داری سے کام کرنا اور دوسروں کے لیے بہتر رویہ رکھنے سے ہی آدمی اچھا انسان بنتا ہے۔اخلاقیات کی تعلیم بھی یہی کام کرتی ہے، اس سے آدمی کے سیرت و کردار کی تعمیر ہوتی ہے وہ اعلیٰ اخلاقی اقدار سیکھ بہتر اور کارآمد شہری بنتا ہے اس لیے مذہب اور اخلاقیات کا باہمی گہرا تعلق ہے۔

سبق کا خلاصہ

انسانی زندگی میں اعلیٰ اخلاقی اقدار کی بڑی اہمیت ہے کیوں کہ ان کی بدولت آدمی کی شہرت ہوتی ہے اور قوم و ملت کو فائدہ حاصل ہوتا ہے، اچھے اخلاق کے حامل انسان کو دیکھ کر دوسرے لوگ بھی اچھا بننے کی کوشش کرتے ہیں اور معاشرہ بہتری کی طرف بڑھتا ہے۔ اخلاقیات کے استاد نے بچوں کو کہانی کے ذریعے بتایا کہ اعلیٰ اخلاقی کردار اپنانے کی وجہ سے ایک دن ضرور انعام ملتا ہے۔ اور مذہب کے ساتھ اخلاقیات کا علم بھی لوگوں میں سیرت و کردار کی تعمیر کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے اس لیے مذہب اور اخلاقیات کا باہمی گہرا تعلق ہے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات تحریر کریں:

۱. انسانی زندگی میں اعلیٰ اخلاقی اقدار کی کیا اہمیت ہے؟
۲. اخلاقی اقدار اپنانے سے کس کا فائدہ ہوتا ہے؟
۳. لکڑہارا جنگل میں کیوں رونے لگا تھا؟
۴. مذہب اور اخلاقیات میں کون سی یکسانیت ہے؟
۵. لکڑہارے کو ایمان داری کا کیا انعام ملا؟

(ب) خالی جگہوں کو پُر کریں:

۱. اخلاقی اقدار اپنانے سے انسان کی اپنی..........بڑھتی ہے۔
۲. عمدہ اخلاقی کردار والے انسان سے نوجوان بھی .... ہوتے ہیں۔
۳. لکڑیاں کاٹتے ہوئے اس کی کلہاڑی ....میں جا گری۔
۴. فرشتے نے دوسری مرتبہ غوطہ لگا کر اسے....................کی کلہاڑی نکال کر دی۔
۵. ہر مذہب میں انسانی کردار کو سنوارنے کی بڑی.................... ہے۔

(ج) درست جملے کے سامنے " ✓ " اور غلط کے سامنے " X " نشان لگائیں:

جملہ	صحیح	غلط
۱. اعلیٰ اخلاقی اقدار پر عمل کرنے سے انسان باوقار ہوتا ہے۔		
۲. سونے کی کلہاڑی ملنے پر لکڑہارا بہت خوش ہوا۔		
۳. مذہب اور اخلاقیات انسان کے کردار کی تعمیر کرتے ہیں۔		
۴. وعدے اور انجام پورے کرنے سے آدمی کے دوسروں کے ساتھ تعلقات بہتر ہوتے ہیں۔		
۵. اصلی کلہاڑی ملنے پر وہ مایوس ہوگیا۔		

اساتذہ کے لیے سرگرمی

- طلبہ/طالبات کو اعلیٰ اخلاقی اقدار کی فہرست مرتب کرکے لانے کی ہدایت کریں۔
- اخلاقی اقدار کی اہمیت پر ایک تقریری مقابلہ کا اہتمام کریں۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی	
لفظ	**معنیٰ**
اقدار	قدر کی جمع، خوبی، اچھائی
صارفین	استعمال کرنے والے، گاہک
برانگیختہ کرنا	ابھارنا، تیار کرنا، شوق دلانا
حامل	رکھنے والا، مطلوبہ صفت کا مالک
تعمیر	بہتری آنا، سدھرنا
راست بازی	سچائی، دیانت داری
اجاگر کرنا	پیدا کرنا، ابھارنا۔

اخلاقی اقدار

حاصلاتِ تعلم

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- جان سکیں گے کہ زمین پر موجود ہر حیاتی کی بہت اہمیت ہے۔
- جان سکیں گے کہ انسانی حیات کی اہمیت سب سے بڑھ کر ہے، انسان مالکِ حقیقی کی سب سے بڑی اور اہم ترین مخلوق ہے۔
- جان سکیں گے کہ ہم انسان مالکِ حقیقی کی تمام مخلوق یعنی: جانوروں، پرندوں اور پیڑ پودوں کے بے حد مقروض ہیں۔
- ان کو احساس ہوگا کہ جانوروں اور پرندوں پر رحم کیا جائے۔
- سمجھ سکیں گے کہ پیڑ پودوں اور جنگلات کی افزائش ماحول کے لیے بے حد ضروری ہے۔
- ان میں ماحول کو صاف رکھنے کا احساس پیدا ہوگا اور فطری ماحول کے ساتھ تمام مخلوق کی عزت واحترام کریں گے۔
- ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کے لیے احتیاطی تدابیر اپنائیں گے۔

آج اخلاقیات پڑھانے والا استاد کمرہ جماعت میں داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں مختلف چیزوں کی تصاویر پر مشتمل ایک چارٹ بھی تھا، طلبہ کو سلام کرنے کے بعد استاد نے وہ چارٹ اوپر اٹھایا اور پوچھا کہ اس تصویر میں آپ کون کون سی جاندار اشیاء دیکھتے ہو؟ وکرم آپ بتائیں۔

وکرم نے کھڑے ہو کر جواب دیا: سَر! اس تصویر میں ہم انسانوں، جانوروں، پرندوں، کیڑے مکوڑوں اور پانی میں تیرتی مچھلیوں کو دیکھ رہے ہیں۔

استاد: ٹھیک ہے، وکرم آپ بیٹھ جائیں، لیکن پیارے بچو! آپ اس تصویر میں درخت اور پودے بھی دیکھ رہے ہو، یہ بھی جاندار چیزیں ہیں کیونکہ ان کی بھی نشو ونما ہوتی ہے۔

جانور اور پرندے

مالکِ حقیقی نے انسان کو تمام مخلوقات سے اُتم اور اعلیٰ مقام عطا فرمایا ہے اس لیے انسان کو اشرف المخلوقات بھی کہا جاتا ہے، اشرف المخلوقات ہونے کے ناطے اس پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ دیگر جاندار اشیاء کی حفاظت اور دیکھ بھال کرے کیوں کہ خود انسان کی زندگی کا دارومدار ان جانوروں، پرندوں، درختوں اور پودوں وغیرہ پر ہے۔ جانور اور پرندے انسانوں کے لیے بہت فائدہ مند ہیں اور انسانی زندگی کو قائم رکھنے کے لیے وہ خوراک اور بہتر ماحول مہیا کرتے ہیں۔

کئی برس پہلے چین پر ماؤزی تنگ نامی بادشاہ کی حکومت تھی وہاں کے لوگ چاول کاشت کرتے تھے،ایک دفعہ بادشاہ کو بتایا گیا کہ ہر سال جنگلی جانور اور پرندے بہت سی فصل کھا جاتے ہیں جس وجہ سے اناج میں کمی آرہی ہے اور کسانوں کا نقصان ہورہا ہے۔ حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ ان تمام جانوروں کو ہلاک کیا جائے اور پرندوں کو بھی مارا جائے یا شکار کیا جائے جو یہ نقصان کرتے ہیں۔ اس کے بعد جانوروں اور پرندوں کے مارنے کی باقاعدہ مہم چلائی گئی اور دو سالوں تک بہت سے جانور اور پرندے مار کر ہلاک کر دیے گئے صرف وہ تھوڑے بہت جانور بچ سکے جو فصلوں اور آبادی سے دور بھاگ کر کسی محفوظ مقام پر پناہ لینے میں کامیاب ہوگئے۔ دو سالوں کے بعد کسانوں نے دیکھا کہ ان کے چاول کی فصلیں خراب ہورہی ہیں کیوں کہ ان کو کیڑے مکوڑے اور سنڈیاں کھا کر ناس کر رہیں ہیں پہلے ایسے خطرناک حشرات کو پرندے اناج چگتے وقت کھالیتے تھے اور فصل بہتر ہوتی تھی اور بدلے میں پرندے تھوڑا سا اناج کھالیتے تھے۔اب حکومت کو احساس ہوا کہ جانور اور پرندے ان فصلوں کے لیے نقصان دہ نہیں بلکہ فائدہ مند تھے پھر اعلان کیا گیا کہ اب کوئی بھی شخص ان جانوروں اور پرندوں کو فصل پر آنے سے نہ روکے۔ لیکن اب ماحول کا توازن بگڑ چکا تھا پرندوں اور جانوروں کے نہ ہونے کی وجہ سے تمام فصل خطرناک کیڑے مکوڑوں کے حوالے ہوگیا جنہوں نے اسے کھا کر ختم کر دیا، پورے ملک میں غذائی قلّت کا ماحول پیدا ہو گیا اور قحط سالی کی وجہ سے لاکھوں انسان لقمہ اجل بن گئے۔

اس لیے جانوروں اور پرندوں کی ماحول کے لیے بہت اہمیت ہے اس کے ساتھ ساتھ پرندوں

سے ہمیں گوشت اور انڈے جب کہ جانوروں سے دودھ اور گوشت ملتا ہے، ان کی کھالوں سے بوٹ، جیکٹ اور دیگر چمڑے کی چیزیں بنائی جاتی ہیں، ان کے بال گرم کپڑا بنانے میں استعمال ہوتے ہیں۔ جانور سواری کرنے، بوجھ اٹھانے اور کھیتی باڑی میں بھی کام آتے ہیں۔

درخت اور پودے

جیون جب اسکول کی چھٹیوں میں اپنے گاؤں آیا تو اس نے اپنے دادا کو باغیچے میں پیڑ پودے لگاتے ہوئے دیکھا، اس نے دادا جان سے پوچھا: دادا! آپ یہ اتنے پودے کیوں لگا رہے ہیں؟

دادا: بیٹا! درخت اور پودے ہمارے ماحول کو خوبصورت بناتے ہیں، ان سے ہمیں آکسیجن، پھل فروٹ، گوند اور جانوروں کا چارا ملتا ہے، درخت کی لکڑیاں ایندھن اور فرنیچر کے طور پر بھی انسان کے کام آتی ہیں، جبکہ یہی درخت بڑی بڑی آندھیوں اور طوفانوں کو روکتے ہیں اور برسات لانے کا سبب ہوتے ہیں۔

جیون: دادا جان! آپ تو بہت بوڑھے ہو چکے ہیں، یہ پودے بڑے ہونے کے بعد ہی پھل دیں گے اور وہ شاید آپ کو نصیب نہ ہو پھر آپ اتنی محنت کیوں کر رہے ہیں؟

دادا: بیٹا! یہ تو ایک نیکی کا کام ہے، میرے بڑوں نے جو درخت لگائے ان کا پھل میں نے کھایا اور ان درختوں کا پھل آپ کھائیں گے۔ اس طرح یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔

جیون: پھر ہمیں اس سلسلے میں کیا کرنا چاہیے؟

دادا: بیٹا! ہم ایک خوبصورت ماحول میں رہتے ہیں، جہاں جانور، پرندے، پیڑ پودے اور جنگلات ہی اس کو خوب صورت بناتے ہیں، اور انسان ان تمام چیزوں کا بے حد مقروض ہے چناں چہ جانور، درخت اور پودے وغیرہ انسان کی بقا کے ضامن ہیں اس لیے انسان پر فرض ہے کہ وہ جانوروں کی اچھی طرح دیکھ بھال کرے درخت اور پودے لگائے، جنگلات کا تحفظ کرے اور جنگلی حیات کے نقصان کو بچانے کی بھرپور کوشش کرے۔

سبق کا خلاصہ

مالکِ حقیقی نے انسان کو اشرف المخلوقات کا درجہ عنایت فرمایا ہے لیکن اس کی زندگی کا دارومدار جانوروں، پرندوں اور پیڑ پودوں پر ہے، جن سے انسان کو غذا، سانس لینے کے لیے

آکسیجن اور دیگر فوائد حاصل ہوتے ہیں چناں چہ انسانی زندگی میں ان چیزوں کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اس لیے ہر انسان کی ذمہ داری ہے کہ وہ جانوروں کی اچھی طرح دیکھ بھال کرے اور پیڑ پودوں کے تحفظ کے ساتھ ان کو زیادہ پھیلانے کے لیے کوشاں رہے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات تحریر کریں:

۱. جاندار اشیاء سے کیا مراد ہے؟

۲. تمام مخلوق میں زیادہ مرتبہ والی کون سی مخلوق ہے؟

۳. انسان کو جانوروں سے کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟

۴. پودے اور درخت ہمارے لیے کیسے فائدہ مند ہیں؟

۵. جانوروں کی دیکھ بھال کیسے کی جاسکتی ہے؟

(ب) خالی جگہوں کو پُر کریں:

۱. درخت اور پودے بھی.......... ہیں۔

۲. انسان کو .... کا لقب عطا کیا گیا ہے۔

۳. ہمیں جانوروں کی .... کرنی چاہیے۔

۴. درخت.................... لانے کا سبب ہوتے ہیں۔

۵. پرندوں کے لیے ہمیں .... اور......... رکھنا چاہیے۔

(ج) حصہ (الف) کو حصہ (ب) سے ملا کر جملہ درست کریں۔

حصہ (الف)	حصہ (ب)
• انسانی زندگی کا دار و مدار	• ان چیزوں کی دیکھ بھال کرے۔
• پیڑ پودے ماحول کو	• انسان کی بقا کے ضامن ہیں۔
• جانور، درخت اور پودے	• جانوروں اور پیڑ پودوں پر ہے۔
• انسان کی ذمہ داری ہے کہ وہ	• خوبصورت بناتے ہیں۔

اساتذہ کے لیے سرگرمی

- اسکول اور اس کے ارد گرد پودے لگانے کا ایک ہفتہ منایا جائے جس میں طلبہ/طالبات عملی طور پر شامل ہوں اور استاد بھی حصہ لیں۔
- طلبہ/طالبات کو "جانوروں پر رحم کرنا" کے عنوان پر دس جملے لکھ کرلانے کا کہا جائے۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنیٰ
اشرف المخلوقات	تمام مخلوق میں زیادہ عزت والا
نشوونما	بڑھوتری، زیادہ ہونا
بقا	باقی رہنا
گوند	درخت کے تنے سے نکلنے والا سیال مادہ جو گوند کی طرح چمٹتا ہے
چارہ	جانوروں اور پرندوں کے کھانے کی چیزیں
تحفظ	حفاظت، دیکھ بھال
فرض ہونا	لازم ہونا
ذمہ داری	ضروری کام
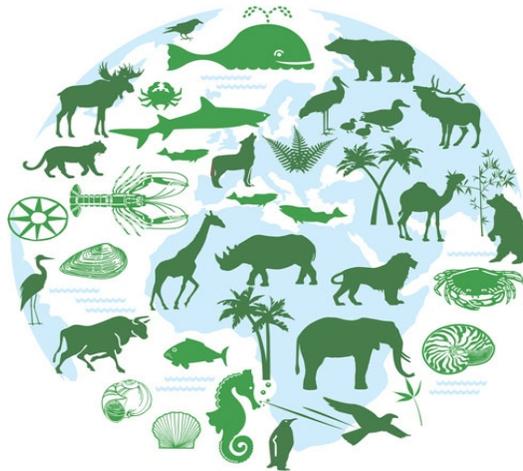
اس تصویر سے کم از کم پانچ چیزوں کے نام لکھیں۔

انسانوں کا احترام

حاصلاتِ تعلم

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- بیان کر سکیں گے کہ تمام انسان برابر ہیں۔
- سمجھ سکیں گے کہ ہر جگہ ہر ایک کی پیدائش، موت اور نشو ونما کا عمل یکساں ہوتا ہے۔
- بیان کر سکیں گے کہ تمام انسان قابلِ احترام ہیں۔
- عالمی انسانی حقوق کے چارٹر میں موجود تمام بنیادی حقوق بیان کر سکیں گے۔
- تسلیم کریں گے کہ عالمی انسانی حقوق والے چارٹر کے حقوق تمام انسانوں کو نسل، جنس، زبان اور مذہب کی تفریق کے بغیر حاصل ہوں۔

روزا پارکس نامی ایک نیگرو خاتون آمریکا کی ریاست الباما میں رہتی تھی جس کے دادا کو دیگر سیاہ فام لوگوں کے ساتھ افریقہ سے بحری جہازوں میں قیدی بنا کر نیویارک شہر کی منڈی میں فروخت کیا گیا تھا، ان غلاموں کو گورے انگریز خرید کر کے ان سے اپنی زمینوں اور کارخانون میں جبری مزدوری کرواتے تھے، ان پر ہر طرح کا ظلم کیا جاتا اور رنگ و نسل کی بنیاد پر ان کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ سیاہ فام لوگوں کو گوروں کے ساتھ بیٹھنے، ایک ساتھ کھانا کھانے، پارکوں میں گھومنے پھرنے اور ایک ہی سکول میں تعلیم حاصل کرنے کی اجازت نہیں ہوتی تھی۔ بسوں میں سفر کے دوران ان کو گوروں کے لیے سیٹ خالی کرنی پڑتی تھی۔

سال ۱۹۵۵ء کے ایک دن روزا پارکس، منٹگومری بس میں سفر کر رہی تھی کہ اسے دورانِ سفر ایک گورے شخص کے لیے سیٹ خالی کرنے کے لیے کہا گیا، اس نے سیٹ خالی کرنے سے انکار کر دیا۔ جس پر ڈرائیور اور دیگر مسافروں نے بھی اسے سیٹ خالی کرنے کے لیے دباؤ ڈالا لیکن وہ اپنے انکار پر

بضد رہی۔ بالآخر پولیس نے زبردستی اسے گرفتار کرلیااور اس سے وہ سیٹ چھین کر گورے شخص کو دی گئی، اس طرح کے ناروا سلوک اور اپنے حقوق کے لیے سیاہ فام غلاموں نے مارٹن لوتھر کنگ کی زیر قیادت زبردست احتجاج کیااور یہ واقعہ غلاموں کے حقوق اور انسانی برابری کی ایک تحریک کا محرّک بنااور بالآخراس کے نتیجہ میں سیاہ فام لوگوں کو گوروں کے برابر حقوق مل گئے۔

دنیاکے تمام مذاہب انسانی برابری کادرس دیتے ہیں، اقوامِ متحدہ نے ۱۰دسمبر ۱۹۴۸ء کو "انسانی حقوق کے عالمی فرمان" میں درج ذیل حقوق کوبنیادی حقوق ٹھرایا ہے:

- دنیاکے تمام انسان آزاد ہیں اور برابری کی حیثیت رکھتے ہیں۔
- ہرایک کوامن وسلامتی سے زندگی گذارنے کاحق حاصل ہے۔
- کسی کے ساتھ ظالمانہ اور غیر انسانی سلوک نہیں کیا جائے گااور نہ ہی تعصب کی بنیاد پر کسی کو سزاوار تصور کیا جائے گا۔
- ہر کسی کو تحفظ کے لیے قانونی حق حاصل ہوگا۔
- ہر کسی کوآزادانہ زندگی گذارنے اور تحریر و تقریر کی آزادی کاحق حاصل ہوگا، کسی دوسرے کو مداخلت کی اجازت نہیں ہوگی۔
- ہر کسی کو اپنی سوچ اور فکرکے مطابق مذہب اختیار کرنے کاحق حاصل ہوگا۔
- ہر کسی کواپنی صحت اوراچھائی کے لیے معیاری طرزِ زندگی اپنانے کاحق حاصل ہوگا۔
- ہر کسی کواپنی ثقافت کواختیار کرنے، فنونِ لطیفہ، تفریح اور سائنسی ترقی سے بہرہ مند ہونے کا حاصل ہوگا۔

یہ تمام حقوق زمین پر رہنے والے تمام انسانوں کو عمر، جنس، تعلیم، مرتبہ، رنگ، نسل، قومیت اور مذہب کے فرق کے بغیر حاصل ہونگے۔

سبق کا خلاصہ

بیسویں صدی میں آمریکا میں لوگوں کے درمیان رنگ و نسل کی بنیاد پر انتہائی ناروا سلوک کیا گیا، ۱۹۵۵ء میں روزا پارکس نامی سیاہ فام خاتون کو دورانِ سفر ایک گورے کے لیے اپنی سیٹ خالی نہ کرنے پر نسلی امتیاز کا سامنا کرنا پڑا جس پر سیاہ فام لوگوں نے زبردست احتجاج کیا اور برابری کے حقوق کی تحریک چلائی جس کے نتیجہ میں ان کو وہ حقوق حاصل ہوئے۔ ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء کو اقوام متحدہ نے "انسانی عالمی حقوق کے فرمان" میں تمام انسانوں کو عمر، جنس، تعلیم، پیشے، رنگ، نسل، قومیت اور مذہب کے فرق کے بغیر برابری کے حقوق دینے کا ہدایت نامہ جاری کیا ہے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات تحریر کریں:

۱. روزا پارکس نامی نیگرو خاتون کہاں کی رہنے والی تھی؟
۲. اس زمانہ میں آمریکا میں سیاہ فام لوگوں سے کیا سلوک کیا جاتا تھا؟
۳. پولیس نے زبردستی روزا پارکس سے سیٹ کیوں خالی کروائی؟
۴. عالمی انسانی حقوق کے فرمان میں تمام لوگوں کو کیا حقوق دیئے گئے ہیں؟
۵. اقوامِ متحدہ نے "انسانی حقوق کا فرمان" کب جاری کیا؟
۶. بنیادی انسانی حقوق کی پامالی پر کہاں درخواست کی جائے؟

(ب) خالی جگہوں کو پُر کریں:

۱. سیاہ فام غلاموں کے خرید و فروخت کی منڈی آمریکا کے شہر.......... میں واقع تھی۔
۲. گورے انگریز .... سے جبری مزدوری کرواتے تھے۔
۳. سیاہ فام لوگوں کو برابری دلوانے والی تحریک کا رہنما .... تھا۔
۴. دنیا کے تمام انسان..........اور........... کی حیثیت رکھتے ہیں۔
۵. ہر کسی کو..........اور.........سے زندگی گذارنے کا حق حاصل ہوگا۔

(ج) درست جملے کے سامنے " ✓ " اور غلط کے سامنے " X " نشان لگائیں:

جملہ	صحیح	غلط
۱. رنگ و نسل کی بنیاد پر آمریکا میں برابری رکھی جاتی تھی۔		
۲. آمریکا میں کالے اور گورے طلبہ کے الگ اسکول قائم تھے۔		
۳. "عالمی انسانی حقوق کے فرمان" میں تمام لوگوں کو برابری کی حقوق حاصل ہیں۔		
۴. ہر ایک کو دوسرے کی ذاتی زندگی میں مداخلت کرنی چاہیے۔		
۵. ہر کسی کو تعلیم حاصل کرنے اور بہتر زندگی کے لیے یکساں حقوق حاصل ہیں۔		

اساتذہ کے لیے سرگرمی

- طلبہ/طالبات سے "مینٹگومری بس بائیکاٹ" کے عنوان پر دس دس جملے تحریر کروائیں اور دوسرے دن ہر ایک سے طلبہ کے سامنے اس پر تقریر کروائیں۔
- "بنیادی انسانی حقوق کے فرمان" میں دیئے گئے حقوق کا چارٹ بنوائیں۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنیٰ
نیگرو	کالے رنگ کے لوگ
خاتون	عورت
سیاہ فام	کالی چمڑی والے
گورا	سفید رنگ
نگاہ	نظر
مُحرّک	حرکت دینے والا
تعصب	نفرت
تحریک	مظاہرہ، احتجاج
ناروا	غیر اخلاقی
امتیاز	فرق
سزاوار	سزا کے لائق
فنونِ لطیفہ	موسیقی، مصوری، شعر وادب وغیرہ۔

خود احترامی

حاصلاتِ تعلم

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- انسان کا شان اور وقار بیان کر سکیں گے۔
- سمجھ سکیں گے کہ اطمینان، سکون، عاجزی اور ادب کا رویہ انسان کے شان اور وقار کے لیے لازم ہے۔
- جان سکیں گے کہ انسان کا شان اور وقار اس سے انصاف اور غیر جانب داری کی تقاضا کرتے ہیں۔
- اس بات کا عملی مظاہرہ کریں گے کہ جو بات میرے لیے درست نہیں وہ دوسرے کے لیے بھی درست نہیں ہے۔

ساہو نامی شاگرد ہمیشہ اسکول دیر سے آتا تھا، وہ اساتذہ کے لیے مسائل کھڑے کرنے والا ایک شاگرد تھا، کبھی یونیفارم پہن کر نہیں آتا، کبھی صفائی ستھرائی کا خیال نہیں رکھتا تو کبھی اس کا ہوم ورک مکمل نہیں ہوا ہوتا اس لیے ہر استاد اس کی شکایت کیا کرتا تھا۔ کلاس ٹیچر اسے غلطیوں پر جسمانی سزا تو نہیں دیتا تھا کیونکہ جسمانی سزا دینا غیر مناسب اور قانونی طور پر ممنوع ہے اس لیے اسے زبانی تنبیہ کرنے کے ساتھ کبھی کبھی کھڑے ہونے یا کلاس سے باہر نکل جانے جیسی سزا دیتا تھا ساتھ ہی اسے فرمانبردار بننے اور ہر کام ذمہ داری سے کرنے کی نصیحت بھی کیا کرتا تھا لیکن ساہو پر ان باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا وہ جوں کا توں رہا۔

ایک دن استاد نے خفا ہو کر ساہو کی شکایت ہیڈ ماسٹر تک پہنچائی اور اسے درخواست کی کہ وہ ساہو جیسے تمام شاگردوں کو کچھ نصیحت کرے، دوسرے دن اسیمبلی میں ہیڈ ماسٹر صاحب طلبہ سے مخاطب ہوا:

پیارے بچو! آپ اسکول میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے آتے ہیں، تعلیم کا مقصد آپ کو صرف رٹا لگا کر کچھ باتوں کا میاں مٹھو بنانا نہیں بلکہ تعلیم کا بنیادی مقصد آپ کے اخلاق و کردار کو بہتر بنانا ہے، اخلاق کے بغیر تعلیم ادھوری ہے، اپنے اخلاق و کردار کو بلند کرنے کے لیے آپ کو جس چیز کی بیحد ضرورت ہے وہ ہے آپ کی خود احترامی او خودداری۔ یعنی: عزتِ نفس کا خیال رکھنا اور اپنے اندر یہ احساس پیدا کرنا کہ میں ایسا کوئی بھی کام کیوں کروں جس کی وجہ سے مجھے لوگوں کے سامنے پشیمان ہونا پڑے۔ یقین جانو کہ آپ کی عزت خود آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ آپ اپنے آپ کو عزت دو، دنیا خود بخود آپ کو عزت دینا شروع کردے گی۔

آپ کو اپنے علم، ہنر، اخلاق و عادات پر مکمل اعتماد اور فخر ہونا چاہیے، آپ کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہونا چاہیے آپ کے ہر وقت اور ہر جگہ اپنے شان اور وقار کا خیال رکھنا چاہیے۔ انسان کا شان اور وقار اس سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ اپنی سوچ اور معاملات میں مثبت انداز اپنائے۔ قول و فعل میں ایمان دار رہے دوسروں کے لیے اچھائی کا خواہاں ہو۔ جو اپنے لیے بہتر سمجھے وہ دوسروں کے لیے بھی سمجھے اور جس نقصان سے وہ خود کو بچانا پسند کرے اس سے دوسروں کو بھی بچائے۔

پیارے بچو: انصاف کے معاملے میں آدمی کو غیر جانب دار ہونا چاہیے، فیصلہ کرتے وقت دوستی، رشتہ داری، رتبہ اور کسی مالی فائدہ کا کوئی بھی لحاظ نہیں رکھنا چاہیے۔ ایمان داری، خود احترامی کی علامت ہے۔ جب آپ حق پسند ہوں گے تو آپ کو صحیح اور غلط کی پہچان ہو جائے گی۔ آپ کو اپنے اوپر اعتماد کرنا چاہیے جس سے آپ کا اخلاق بلند ہوگا لوگوں میں پہچان بڑھے گی اور ہر جگہ پر کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

سبق کا خلاصہ

ایک دن اسکول کے ہیڈ ماسٹر نے اسیمبلی کے دوران تمام طلبہ کو خود احترامی اختیار کرنے کی ہدایت کی اور کہا کہ اخلاق کے بغیر علم کچھ نہیں ہے۔ تعلیم اخلاق و کردار کی تعمیر کرتی ہے اور کردار کو بلند کرنے کے لیے خود احترامی پیدا کرنی چاہیے۔ یعنی: عزتِ نفس کا خیال رکھنا اور اپنے اندر یہ احساس پیدا کرنا کہ ایسا کوئی بھی کام نہ کیا جائے جس کی وجہ سے لوگوں کے سامنے رسوائی ہو، آدمی کو اپنی تعلیم، ہنر اور کردار پر اعتماد ہونا چاہیے، خود کہ ذمہ دار ظاہر کرنا چاہیے اور ہر وقت ہر جگہ اپنے شان اور وقار کا خیال رکھنا چاہیے۔ اگر آدمی اپنی عزت کرنا شروع کردے گا تو دنیا خود بخود اس کو عزت کے قابل سمجھنے لگ جائے گی۔

(الف) مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات تحریر کریں:

۱. ساہو کس قسم کا شاگرد تھا؟

۲. کلاس ٹیچر اسے سزا کیوں نہیں دیتا تھا؟

۳. استاد نے اس کی شکایت کہاں پہنچائی؟

۴. ہیڈ ماسٹر صاحب نے طلبہ کو کیا ہدایات بتائیں؟

۵. ایک شاگرد اپنی عزت اور وقار کسی طرح بلند کرسکتا ہے؟

(ب) خالی جگہوں کو پُر کریں:

۱. تعلیم حاصل کرنے کا مقصد صرف رٹا لگا کر.......... نہیں بننا۔

۲. شاگردوں کو اپنے آپ پر، ....اور........... ہونا چاہیے۔

۳. آپ کی عزت .... کے ہاتھوں میں ہے۔

۴. آدمی کو اپنی سوچ اور معاملات میں .... انداز اپنانا چاہیے۔

۵. ایمان داری....................کی علامت ہے۔

(ج) حصہ (الف) کو حصہ (ب) سے ملا کر جملہ درست کریں۔

حصہ (الف)	حصہ (ب)
• علم کے ساتھ ساتھ	• وہ قول و فعل میں ایمان دار ہو۔
• انسان کا شان اور وقار تقاضا کرتا ہے کہ	• اخلاق و کردار کی تعمیر ضروری ہے۔
• ہر شاگرد میں یہ احساس ہو کہ	• ہر ایک کہ غیر جانب دار ہونا چاہیے۔
• اگر آپ حق پسند ہوں گے تو	• وہ ایسا کوئی کام نہ کرے جس کے باعث وہ رسوا ہو۔
• انصاف کے معاملے میں	• آپ کو صحیح اور غلط کی پہچان ہو جائے گی۔

اساتذہ کے لیے سرگرمی

★ "اپنے شان اور وقار کی بلندی کے لیے کیا کرنا چاہیے؟" کے عنوان پر طلبہ/طالبات سے دس دس جملے لکھ کر لے آنے کی تاکید کریں۔

★ خود احترامی پر ایک تقریری مقابلہ کا اہتمام کروائیں۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنیٰ
ممنوع	منع کیا ہوا
تنبیہ	خبر دار کرنا، سخت لہجہ میں بات کرنا
خفا ہونا	بیزار ہونا
عزتِ نفس	اپنی جان کی عزت
خودداری	وقار، اعتماد، اپنے اوپر بھروسہ
پشیمان	شرمسار، شرمندہ
قول و فعل	بات اور کام
لحاظ	خیال، دھیان
غیر جانب دار	یک طرفہ نہ ہونا
مثبت	فائدہ مند

علم کی اہمیت اور سیرت پر اس کا اثر

حاصلاتِ تعلم

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ و طالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- تعلیم کا مفہوم، مقصد اور اہمیت بیان کر سکیں گے۔
- علم حاصل کرنے سے کردار پر ہونے والے اثرات بیان کر سکیں گے۔
- علم کے ذرائع بیان کر سکیں گے۔
- دوسروں کو علم کی اہمیت بیان کر سکیں گے۔
- تسلیم کریں گے کہ تعلیم، جہالت سے اور علم تاریکی سے روشنی کی طرف لے جاتی ہے۔
- کردار کی وضاحت کر سکیں گے۔
- مثالوں سے سمجھا سکیں گے کہ تعلیم اور تجربات انسان کو دوسرے انسانوں سے مختلف بناتے ہیں ۔
- سمجھ سکیں گے کہ نیم علم خطرناک ہو سکتا ہے۔

تعلیم کا مفہوم: پڑھنے کو علم جبکہ سیکھنے اور علم پھیلانے کو تعلیم کہا جاتا ہے۔ تعلیم کا مفہوم یہ ہے کہ کسی بچے کو لکھنا پڑھنا سکھانے کے ساتھ ساتھ ادب، اخلاق، فنون اور سماجی اقدار کے بارے میں معلومات دی جائے اور عملی طور پر اس کو یہ تمام باتیں اچھی طرح سمجھائی جائیں تاکہ وہ بڑا ہو کر ایک بااخلاق، باعمل، باہنر اور کارآمد شہری بن سکے۔

علم کی اہمیت: کسی بھی قوم کی ترقی اور خوشحالی کا مدار تعلیم پر ہوتا ہے، لوگوں کا خوشحال، پرامن اور جمہوری انداز میں زندگی بسر کرنا اچھی تعلیم ہی سے ممکن ہے۔ تعلیم کی بدولت انسان اپنی ذات، اپنے دین دھرم اور خالق و مالک کی پہچان کر سکتا ہے۔ بھوک افلاس، بیماریوں، بیروزگاری، بداخلاقی، بے انصافی اور دیگر سماجی برائیوں سے بچنے کا ذریعہ تعلیم ہی ہے۔ اسی طرح آدمی اپنی زندگی کے مقصد اور اپنے حقوق و فرائض کا صحیح ادراک تعلیم کے ذریعہ ہی کر سکتا ہے۔

اچھی تعلیم سے بچے کی سیرت و کردار کی نشو نما ہوتی ہے جس سے وہ بڑا ہو کر ایک اچھا شہری بن پاتا ہے، اچھے شہریوں سے ہی اچھی قوم اور ریاست کی تشکیل ہوتی ہے، آج کل جو اقوام ترقی کے

عروج پر ہیں اس کا سبب ان کا بہتر تعلیمی معیار ہی ہے۔ نیلسن منڈیلا کا قول ہے:
تعلیم وہ واحد ہتھیار ہے، جس کے ذریعہ تم دنیا کو بدل سکتے ہو۔

یاد رکھنا چاہیے کہ کوئی بھی علم ادھورا نہیں چھوڑنا چاہیے کیوں کہ وہ فائدہ مند ہونے کے بجائے نقصاندہ ہوتا ہے جس طرح کہا جاتا ہے" نیم حکیم خطرہ جان" یعنی: جس آدمی کو حکمت کا مکمل علم نہ ہو وہ کسی مریض کو دوا میں کمی یا زیادتی سے مار بھی سکتا ہے اس لیے وہ لوگوں کے لیے خطرہ بن جاتا ہے۔

تعلیم کا سیرت پر اثر:

علم کے بغیر انسان نابینا شخص کے مثل ہوتا ہے، علم انسان کے اندر ایسا گرُ اور ادراک پیدا کرتا ہے جس کے ذریعے وہ سچ اور جھوٹ، حق اور ناحق، صحیح اور غلط کی پہچان کر سکتا ہے، وہ اپنی روزمرہ کی زندگی کے معاملات بردباری، دانشمندی اور خوش اسلوبی سے نمٹا سکتا ہے، تعلیم ہمیں تاریکی سے روشنی کی طرف لے جاتی ہے۔

اچھی تعلیم سے بچوں کی سیرت و کردار پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں، جن میں سے کچھ اہم باتیں یہ ہیں:

- بچوں میں سچائی، سادگی، صفائی، سخاوت، وقت کی پابندی، حب الوطنی، فرمانبرداری، ایمان داری، ذمہ داری کا احساس اور نظم و ضبط سے کام کرنے جیسی عادات پختہ ہوتی ہیں۔
- بچوں میں انسان دوستی، انصاف پسندی پروان چڑھتی ہے، ذات پات، رنگ و نسل، مذہب اور فرقہ پرستی سے بالاتر ہو کر وہ قدرت کے قوانین اور فطری اصولوں کے مطابق سوچنے اور عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔
- بچوں کو ملکی قوانین کی پاسداری کرنے اور اخلاقی اقدار کے مطابق زندگی گذارنے کا سلیقہ آجاتا ہے۔
- بچوں کو سنجیدگی اور عزتِ نفس/ خودداری کی خوبی حاصل ہوتی ہے جس کے ذریعہ آگے چل کر ان کی شخصیت باوقار بن جاتی ہے۔
- کھیل و تفریح کے مواقع بھی تعلیم کا حصہ ہیں، جن سے بچوں میں قانون اور اصولوں کا احترام کرنے، کیپٹن کی بات ماننے، اجتماعی مقاصد کے حصول کے لیے ٹیم اسپرٹ کے ذریعہ کام کرنے، شکست کو خوشی سے قبول کرنے اور جیت پر مناسب خوشی کے اظہار کرنے جیسے اعلیٰ اخلاقی گرُ پیدا ہوتے ہیں۔

سبق کا خلاصہ

ملت اور ملک کی ترقی اور خوشحالی کا مدار تعلیم پر ہوتا ہے، تعلیم سے ہی ایک انسان اپنے مقاصد، حقوق و فرائض کے بارے میں جان سکتا ہے۔ تعلیم کی بدولت انسان میں دانشمندی اور سمجھداری پیدا ہوتی ہے، تعلیم اقوام کی تقدیر بدل دیتی ہے، آج جتنے بھی ممالک ترقی کی راہ پر گامزن ہیں اس کا سبب ان کی بہتر تعلیم ہی ہے۔

علم سے انسان کے اندر وہ تمام خوبیاں اور صلاحیتیں پیدا ہو جاتی ہیں جو ایک اچھے شہری بننے کے لیے ضروری ہیں، اچھے شہری ہی بہتر ملت و ملک کو تشکیل دیتے ہیں۔

مشق

طلبہ/طالبات کے لیے سرگرمی:

(الف) مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب لکھیں:

١. ملک و ملت کی ترقی کا مدار کس چیز پر ہوتا ہے؟

٢. علم انسان کے اندر کون سی خوبیاں پیدا کرتا ہے؟

٣. ایک اچھے شہری کی کیا صفات ہوتی ہیں؟

٤. ہم دنیا کو کس طرح بدل سکتے ہیں؟

٥. کھیلوں سے کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟

٦. اچھی تعلیم کس کو کہا جاتا ہے؟

(ب) خالی جگہیں پُر کریں:

١. تعلیم سے بچوں کے.................................. کی تعمیر ہوتی ہے۔

٢. علم کے بغیر انسان.................................. کے مثل ہے۔

٣. ایک اچھی قوم.................................. سے ہی وجود میں آسکتی ہے۔

٤. ہمیں اپنے ملک کے قانون کی.................................. کرنی چاہیے۔

٥. کھیل میں شکست کو.................................. سے قبول کرنا چاہیے۔

(ج) درست جملے کے سامنے " ✓ " اور غلط کے سامنے " X " نشان لگائیں:

جملہ	صحیح	غلط
۱. تعلیم کے بغیر بھی خوشحال اور پرامن زندگی گزارنا ممکن ہے۔		
۲. اچھی تعلیم سے آدمی اچھا شہری بنتا ہے۔		
۳. ترقی یافتہ ممالک کی ترقی تعلیم کے بغیر ہوئی ہے۔		
۴. سنجیدگی اور عزتِ نفس آدمی کی شخصیت کو باوقار بناتی ہیں۔		
۵. کھیلوں کے ذریعے کھلاڑیوں میں اجتماعی مقاصد کے حصول کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔		

اساتذہ کے لیے سرگرمی

★ "سیرت کی تعمیر کے بغیر تعلیم ادھوری ہے" کے عنوان پر ایک تقریری مقابلہ منعقد کرائیں۔

★ طلبہ/طالبات میں ایک اچھے شہری ہونے کا احساس پیدا کریں، ذمہ داری کے عملی مظاہرہ کے لیے ان کو اسکول کے قریب صفائی مہم اور پلاسٹک مٹیریل جمع کرنے کے لیے بھیجیں اور ان کی نگرانی کریں۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنیٰ
عروج	ترقی، بلندی
ادراک	سمجھداری، عقلمندی
دائمی	ہمیشہ کے لیے
فطرت	قدرت
پاسداری کرنا	عمل کرنا
ٹیم اسپرٹ	کسی مقصد کو پانے کا اجتماعی جذبہ
عزتِ نفس	ذاتی شرافت، اپنی عزت کا خیال رکھنا
صلاحیتیں	خوبیاں
سیرت	کردار، اخلاق
سخاوت	خیرات، دان
نظم وضبط	قانون کا احترام

حاصلاتِ تعلم

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- اپنا خیال کیسے رکھا جائے؟ بیان کر سکیں گے۔
- "اپنا خیال رکھنا" کے فوائد بیان سکیں گے۔
- صحت سے کیا مراد ہے؟ بیان کر سکیں گے۔
- سمجھ سکیں گے کہ جسم کو تندرست رکھنے کے لیے کیا عملی اقدامات کرنے چاہییں۔
- سمجھ سکیں گے کہ صفائی اور صحت مند حالات نہ ہونے کی وجہ سے انسان اور معاشرہ پر کیا نقصان دہ اثرات پڑتے ہیں۔
- صحت کو نقصان پہنچانے والے اسباب کو ختم کرنے کی عملی کوشش کریں گے۔

یہ پہلی دفعہ تھا کہ گلاب میٹرک پاس کرنے کے بعد مزید تعلیم کے لیے شہر جارہا تھا۔ آج وہ جیسے ہی سامان کا بیگ اٹھا کر گھر سے نکلنے لگا تو اس کی والدہ الوداع کہنے دروازہ تک اس کے ساتھ آئی اور نصیحت کرتے ہوئے گلاب سے کہا: "بیٹا! اپنا خیال رکھنا" گلاب نے یہ الفاظ اپنی والدہ سے سنے۔

شہر کی طرف سفر کے دوران وہ بار بار اپنی والدہ کے ان الفاظ پر غور کرتا رہا کہ "بیٹا! اپنا خیال رکھنا" ان الفاظ کہنے سے میری پیاری ماں کا کیا مقصد تھا؟ مجھے اپنا خیال رکھنے کے لیے کیا کرنا چاہئے؟ کیسے اپنا خیال رکھا جاسکتا ہے اور اپنا خیال کیوں رکھنا چاہئے؟ اس قسم کے کئی سوالات گلاب کے ذہن میں ابھرتے رہے اور مبہم جوابات کے ساتھ غائب ہوتے گئے۔

"آخری اسٹاپ آگیا، سب لوگ اُتر جائیں، گاڑی خالی کر دیں"۔ کنڈکٹر کی آواز پر گلاب اچانک چونک گیا، اور گاڑی سے اتر کر رکشہ کے ذریعہ کالج کی ہاسٹل پہنچ گیا۔

گھر سے دور کسی ہاسٹل میں رہنے کا تجربہ گلاب کے لیے بلکل نیا تھا، تاہم وہ دو تین دن کے بعد اس ماحول سے مانوس ہو گیا، لیکن الوداع کرتے وقت والدہ کے کہے گئے الفاظ "بیٹا! اپنا خیال رکھنا"۔ گلاب کے ذہن پر سوار تھے، ایک دن اس سے رہا نہیں گیا اور وہ ہاسٹل کے وارڈن سے پوچھتا ہے کہ "اپنا خیال رکھنے" سے کسی کا کیا مطلب ہو سکتا ہے؟

ہاسٹل وارڈن، گلاب کو "اپنے خیال رکھنے" کی وضاحت کرتا ہے کہ آپ اپنے کھانے پینے، صحت و صفائی رکھنے، اٹھنے بیٹھنے اور سونے جاگنے، نئے دوست بنانے اور وقت کی پابندی کرنے کا خیال رکھو، پڑھنے اور کھیلنے پر اچھی طرح دھیان رکھو تا کہ تعلیم کے ساتھ تمہاری صحت بھی بہتر رہے کیونکہ "تندرستی ہزار نعمت ہے" اگر ایک شاگرد صحت مند ہوگا تو وہ پڑھنے کے بھی قابل ہوگا اور پڑھائی میں اس کی دلچسپی بھی بڑھے گی۔ اس کی یادداشت بہتر طریقہ سے کام کرے گی۔ اور وہ ہر امتحان امتیازی درجہ میں پاس کر سکے گا۔

چونکہ صحت مند دماغ کیلئے ایک صحت مند جسم ضروری ہے اس لیے تمہیں چاہئے کہ اپنے روزمرہ کے معمولات کا ایک شیڈول مرتب کرو، صبح کو بیدار ہو کر تھوڑی بہت ورزش کرو، کھانا وقت پر کھاؤ اور وقت پر پڑھائی کرو، کالج کی کینٹین سے ہر قسم کے کولا یا پیکنگ شدہ مشروبات پینے سے پرہیز کرو۔ صاف پانی زیادہ پیو، ان باتوں کا اہتمام کرنے سے تم اپنا بہتر خیال رکھ سکتے ہو۔

اب گلاب کو والدہ کی نصیحت اچھی طرح سمجھ میں آگئی کہ اس کو خاص طور پر اپنی صحت، کھانے پینے اور پڑھائی پر توجہ کرنی ہے، اس نے دل میں عزم کر لیا کہ وہ والدہ کی نصیحت پر پورے اہتمام سے عمل کرے گا تا کہ وہ اپنا بہتر انداز سے خیال رکھ سکے۔

سبق کا خلاصہ

- تندرستی ہزار نعمت ہے، ایک شاگرد اگر صحت مند ہوگا تو وہ تعلیم میں زیادہ توجہ اور دلچسپی رکھے گا۔ بہتر انداز میں پڑھنے لکھنے سے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کر سکے گا۔

- ہمیں اپنی صحت درست رکھنے کے لیے کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، سونے، ورزش کرنے، نئے دوست بنانے اور پڑھنے میں نہایت خبرداری رکھنے کی ضرورت ہے۔

مشق

طلبہ وطالبات کے لیے سرگرمی:

(الف) مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب لکھیں:

۱. پڑھنے کے لیے شہر جاتے وقت گلاب کو اس کی والدہ نے کیا نصیحت کی؟
۲. ہاسٹل وارڈن نے گلاب کو "اپنا خیال رکھنے" کا مطلب کیا سمجھایا؟
۳. کھانے پینے میں کس طرح خیال رکھنا چاہیے؟
۴. ورزش کرنے کے کیا فوائد ہیں؟
۵. اپنا خیال نہ رکھنے سے کیا نقصان ہوگا؟
۶. پڑھنے کے دوران ہاسٹل میں رہنے کے کیا فائدے ہیں؟

(ب) خالی جگہیں پُر کریں:

۱. گلاب شہر کی طرف.....................................کے لیے جارہا تھا۔
۲. صحت مند شاگرد اپنی تعلیم میں زیادہ.....................................رکھتا ہے۔
۳. روزانہ معمولات کا.....................................بنانا چاہئے۔
۴. ہمیں خاص طور پر اپنے کھانے پینے کا.....................................رکھنا چاہیے۔

(ج) حصہ (الف) کو حصہ (ب) سے ملا کر جملہ درست کریں۔

حصہ (الف)	حصہ (ب)
• ایک شاگرد کو روزانہ	• صحت مند جسم میں رہتا ہے۔
• ایک صحت مند دماغ	• سے پرہیز کرنی چاہئے۔
• واش روم استعمال کرنے کے بعد	• آکسیجن ہمارے جسم میں داخل ہوتی ہے۔
• کھلے ماحول میں بڑی سانسیں لینے سے	• 10-8 گلاس پانی پینا چاہئے۔
• پیکنگ شدہ جوس اور کولا پینے	• ہاتھ صابن سے دھونے چاہییں۔

اساتذہ کے لیے سرگرمی

- طلبہ/طالبات کو اپنے روزانہ کے معمولات کا چارٹ بنا کر لانے کی ہدایت کریں۔
- طلبہ/طالبات کو سبزیوں، سلاد اور میوہ جات کے فوٹو جمع کر کے البم تیار کرنے کی ترغیب دیں۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنٰی
مراد	مطلب، مقصد
نعمت	قدرت کی طرف سے ملا ہوا ہدیہ
معمولات	روزانہ کے کام
عزم	پختہ ارادہ
آگاہ کرنا	خبردار کرنا
کینٹین	کھانے پینے کے اشیاء کی دکان
وارڈن	نگران، نگہبان
مانوس	مائل
صحت مند	تندرست
سرگرمی	مشغولی
یادداشت	یاد رکھنے کی صلاحیت

اس تصویر میں آپ نے کیا دیکھا؟ مختصر بیان کریں۔

صحت و صفائی کے اصولوں کا علم

حاصلاتِ تعلم

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- علم صحت کے اصول اور قوانین بیان کر سکیں گے۔
- عملی زندگی میں صحت و صفائی کے اصولوں پر عمل کرنے کی عادت اپنائیں گے۔

عام صحت کو انگلش میں ہائجین (Hygiene) کہتے ہیں۔ یہ علم ہمیں ایسے اصول و قوانین بتاتا ہے جن پر عمل کرنے سے ہم صحت مند رہ سکتے ہیں، اچھی صحت برقرار رکھنے کے لیے صفائی شرطِ اول ہے۔

شام کو کھیل کود سے فارغ ہو کر ایک لڑکا گھر پہنچا تو اس نے میز پر پڑے ہوئے مختلف قسم کے میوہ جات دیکھے ابھی اس نے کھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اس کی والدہ نے منع کرتے ہوئے اس کو کہا: "نہیں۔ بیٹے! پہلے ہاتھ دھو کر آؤ، میں بھی اس فروٹ کو دھو کر لاتی ہوں، پھر کھانا۔" جب لڑکا ہاتھ دھو کر واپس ہوا تو اس کی بہن بھی اپنے پڑھائی کے کمرہ سے باہر آئی۔

"اب تم دونوں بیٹھ کر یہ پھل کھاؤ"۔ پلیٹ بچوں کے سامنے رکھتے ہوئے والدہ نے کہا۔

والدہ نے سوچا کہ بچوں کو صحت و صفائی سے متعلق اصولوں کی خبر نہیں یہ ہم والدین کی

ذمہ داری ہے کہ ہم ان کو صحت مند زندگی کے اصول سمجھائیں کیونکہ اچھی صحت ہی بڑی دولت ہے، یہ سوچ کر والدہ ان کو سمجھانے کے ارادہ سے ان کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئی اور بچوں سے پوچھنے لگی : " بیٹا! تم نے ذرہ غور کیا کہ میں نے آپ کو پھل اٹھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کا کیوں کہا؟"

"نہیں امی! مجھے خبر نہیں، آپ نے کہا اور میں ہاتھ دھو کر آگیا۔" لڑکے نے معصومیت سے جواب دیا۔

میں نے آپ کو ہاتھ دھونے کے لیے اس لئے کہا کیوں کہ کھیلنے کودنے یا کوئی اور کام کرنے سے ہمارے ہاتھوں پر گرد، غبار، مٹی اور دیگر گندی چیزیں چمٹ جاتی ہیں، جن میں جراثیم ہوتے ہیں۔ وہ اتنے چھوٹے ہوتے ہیں کہ ہم انہیں خوربین کے بغیر دیکھ نہیں سکتے لیکن خطرناک اور ہماری صحت کے دشمن اتنے ہیں کہ خراب ہاتھوں کے ذریعہ کوئی بھی چیز کھانے کے دوران وہ ہمارے جسم میں داخل ہو کر ہمیں بیمار کر سکتے ہیں۔

"امی! یہ فروٹ تو پہلے سے دھلا ہوا ہوگا، آپ نے ان کو دوبارہ کیوں دھویا؟ بیٹی نے پوچھا۔

مارکیٹ میں میوے اور سبزیاں دکانوں اور ٹھیلوں پر کھلے عام پڑے ہوتے ہیں ان پر گرد غبار پڑتی رہتی ہے اور بعض دفعہ تو ان پر مکھیاں بھی آکر بیٹھ جاتی ہیں، جس کے باعث ان چیزوں پر جراثیموں کے ہونے کا قوی اندیشہ ہوتا ہے، اس لئے ان کو کھانے سے پہلے میں نے دھولیا۔ ماں نے بیٹی کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"امی! ہمیں صحت و صفائی سے متعلق کچھ اور باتیں بھی بتائیں"۔ بچوں نے والدہ سے درخواست کی۔

جی ہاں! میں تمہیں وہ اصول بتاتی ہوں جن پر تندرست رہنے کے لیے عمل کرنا بے حد ضروری ہے:

- روزانہ دو مرتبہ یا کم از کم ایک دفعہ ضرور نہانا چاہیئے۔
- روزانہ صبح کو ناشتہ سے پہلے اور رات کو کھانا کھانے کے بعد دانتوں کو برش کرنا چاہیئے۔
- واش روم/لیٹرین استعمال کرنے کے بعد ہاتھ صابن سے دھونے چاہییں۔
- ہر ہفتہ ناخن تراشنے چاہییں۔

- زیادہ دیر تک کھلا پڑا ہوا یا باسی کھانا نہیں کھانا چاہیے۔
- میٹھی چھالیہ اور چیو گم نہیں کھانے چاہییں یہ دانتوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔
- اسکول کے باہر ملنے والی مضرِ صحت اشیاء استعمال نہ کی جائیں۔
- پھلوں اور سبزیوں کے چھلکے اور بیج، بسکٹ اور ٹافیوں کے ریپر، استعمال شدہ ٹشو پیپرز ردی کی ٹوکری (Waste bin) میں ڈالنے چاہییں۔

"امی! آپ نے صحت و صفائی سے متعلق ہمیں بہت اچھی اچھی باتیں بتائی ہیں، ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم ضرور ان باتوں پر عمل کریں گے تاکہ ہماری صحت اچھی رہے"۔ بچوں نے کہا۔

ٹھیک ہے! لیکن ایک اور بات بھی سنو کہ دنیا کے تمام مذاہب اور دھرم صفائی ستھرائی اور پویترتائی کی تاکید کرتے ہیں۔

سبق کا خلاصہ

عام صحت کو انگلش میں ہائجین (Hygiene) کہتے ہیں۔ یہ علم ہمیں ایسے اصول و قوانین بتاتا ہے جن پر عمل کرنے سے ہم صحت مند رہ سکتے ہیں، اچھی صحت برقرار رکھنے کے لیے صفائی شرطِ اول ہے۔ دنیا کے تمام مذاہب اور دھرم پویترتائی کی تاکید کرتے ہیں۔ جراثیم اتنے خطرناک اور ہماری صحت کے دشمن ہیں کہ خراب ہاتھوں کے ذریعہ کوئی بھی چیز کھانے کے دوران وہ ہمارے جسم میں داخل ہو کر ہمیں بیمار کر سکتے ہیں۔

طلبہ وطالبات کے لیے سرگرمی:

(الف) مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات دیں:

۱. علمِ صحت ہمیں کیا سکھاتا ہے؟
۲. میوہ جات یا کھانا کھانے سے پہلے ہمارے لیے ہاتھ دھونا کیوں ضروری ہیں؟
۳. کچرے اور کھلی ہوئی چیزوں پر کیا ہوتا ہے؟
۴. چھالیہ اور چیو گم کھانے سے کیا نقصان ہوتا ہے؟
۵. بچوں نے والدہ سے کیا وعدہ کیا تھا؟

(ب) خالی جگہیں پُر کریں:

۱. اچھی صحت سب سے بڑی .... ہے۔

۲. بچوں کو صحت و صفائی کی شکشا دینا والدین کی .... ہے۔

۳. مارکیٹ سے پھل لانے کے بعد ان کو دوبارہ .... چاہئے۔

(ج) درست جملے کے سامنے " ✓ " اور غلط کے سامنے " X " نشان لگائیں:

جملہ	صحیح	غلط
۱. پہلے دونوں بہن اور بھائی صحت کے اصولوں سے ناآشنا تھے۔		
۲. خوردبین کے بغیر بھی ہم جراثیم دیکھ سکتے ہیں۔		
۳. پھل اور سبزیوں کو کاٹنے کے بعد دھونا چاہیے۔		
۴. کاغذ کے ٹکڑے، چیزوں کے ریپرز اور کچرا، ردی کی ٹوکری میں ڈالنے چاہیے۔		
۵. صفائی کے بارے میں تمام مذاہب اور دھرموں نے رہنمائی نہیں کی۔		

اساتذہ کے لیے سرگرمی

- استاد، ان طلبہ/طالبات کی حوصلہ افزائی اور تعریف کرے جو صفائی ستھرائی کا اہتمام کرتے ہیں۔
- ہر ہفتے/ہفتہ کے کسی بھی دن اسیمبلی کے بعد طلبہ/طالبات کے صفائی کا جائزہ لیا جائے، ان کے یونیفارم، دانتوں، ناخنوں، بالوں اور تیل کنگھی کرنے جیسی چیزیں چیک کریں، کمی کی صورت میں ہیڈ ماسٹر کو رپورٹ دی جائے۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی	
لفظ	معنیٰ
جراثیم	کھلی آنکھ سے نظر نہ آنے والے جاندار
پویتر تائی	پاکی، صفائی
تاکید	بار بار کہنا
گَرد و غبار	مٹّی کے باریک ذرات
خوردبین	چھوٹی چیزوں کو بڑا دکھانے والا آلہ
باسی	زیادہ عرصے تک پڑا ہوا

بتائیں کہ اوپر دی گئی تصویروں میں کیا دکھایا گیا ہے؟

ماحول کی صفائی

حاصلاتِ تعلم

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ و طالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:
- ماحول کا مطلب سمجھ سکیں گے۔ • ماحول کو صاف رکھنے کی ضروری تدابیر بیان سکیں گے۔
- ماحول کی آلودگی کے نقصانات بیان کر سکیں گے۔ • ماحول کی آلودگی کے اسباب بیان کر سکیں گے۔
- ماحول کو صاف رکھنے کی تدابیر کی وضاحت کر سکیں گے

ماحول کے لفظی معنی ہیں ارد گرد کی حالتیں اور آس پاس کی چیزیں۔ جس کا مطلب ہے کہ انسانی آبادی میں بسنے والی انسانی، حیوانی اور نباتاتی حیات کو وہاں پر موجود ہوا، پانی، فضا اور زمین کی نقصان دہ آلودگیوں سے محفوظ رکھنا۔

جوزف شہر میں ابھی نیا تھا وہ گاؤں کے صاف ستھرے ماحول کو چھوڑ کر شہر میں رہنے لگا تھا لیکن اسے شہر کا ماحول موافق نہیں آرہا تھا، وہ جس کالونی میں رہائش پذیر تھا وہاں پر ہر طرف گندگی کے ڈھیر اور آلودگی ہی آلودگی تھی، پھول دار پودے اور سایہ دار درخت بلکل ناپید تھے، پارک اور کھیل کے میدان تھے تو ضرور لیکن بالکل ویران اور اجڑے ہوئے۔ روڈ پر ٹریفک کی کان بہرہ کرنے والی آوازیں اور سانسوں کو بند کرنے والا دھواں ہر طرف پھیلا ہوا تھا، کالونی سے مغرب کی طرف تھوڑے فاصلہ پر گندے پانی کی ایک خندق تھی جس کے تعفن اور بدبو نے پورے ماحول کو بدبودار بنالیا تھا، گندے پانی

کے اس نالے اور نکاسی آب کے نظام کی مناسب دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے مکھیوں اور مچھروں کی کثرت تھی، جس کی وجہ سے ملیریا بخار، کھانسی، سانس کی بیماریوں اور بچوں کی بیماریوں نے پورے محلّہ کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔

شہر کا ماحول ناموافق ہونے کے باوجود جوزف کو ابھی یہیں پر ہی رہنا تھا کیونکہ اسے نوکری کرنے کے ساتھ اپنے بچوں کو تعلیم بھی دلوانی تھی، اس لیے اس نے عزم کرلیا کہ وہ یہاں کے ماحول کو سدھارنے کی بھرپور کوشش کرے گا، اس کام کے لیے اس کو محلّہ والوں کے تعاون کے بھی ضرورت تھی، کیونکہ وہ اکیلا کچھ نہیں کرسکتا تھا چنانچہ چھٹی کے دن اس نے محلے کے معزز لوگوں کو ایک اہم میٹنگ پر اپنے گھر مدعو کیا۔

اس میٹنگ میں معزز شہریوں اور سماجی ارکان نے شرکت کی اور درج ذیل باتوں کو متفقہ طور پر منظور کیا گیا:

- محلے کا ہر فرد گنجائش کی مطابق اپنے گھر کے اندر بیل بوٹے اور گھر کے سامنے درخت لگائے گا۔
- ہر گھر کے اندر کچرہ دان (Waste bin) رکھا جائے گا جو روزانہ صبح کو کالونی کی طرف سے رکھی ہوئی کچرے کی ٹرالی (Waste Tank) میں خالی کرکے آنا ہوگا جہاں سے میونسپالٹی کی گاڑیاں اٹھا کر اس کو شہر سے باہر مقرر کردہ جگہوں پر ٹھکانے لگائیں گی۔
- کالونی کے اجڑے اور ویران پارک اور کھیل کے میدان کو دوبارہ قابل استعمال بنانے کیلئے وہاں گھاس، پیڑ پودے اور پھول لگائے جائیں گے، بیت الخلاء بھی تعمیر کئے جائیں گے، پارک میں ورزش کے لئے آنے والوں کیلئے جاگنگ کا راستہ، بیٹھنے کے لیے تپائیاں اور بچوں کی تفریح کے لیے پینگوڑے، سلائیڈس اور دیگر چیزیں لگائی جائیں گی۔
- کالونی میں ایک پلاٹ کمیونٹی سینٹر کے لیے مخصوص کیا جائے گا، جس میں ہر کسی کو معمولی فیس کے عوض شادی غمی اور دیگر تقریبات منعقد کرنے کی سہولت حاصل ہو جائے گی۔
- شعبہ ٹرانسپورٹ کو درخواست لکھ کر حد سے زیادہ دھواں چھوڑنے والی گاڑیاں بند کروائی جائیں گی۔

- ہر فرد اپنے گھر والوں کو ان باتوں کا پابند بنائے گا کہ وہ اپنے محلے کو صاف ستھرا رکھنے کے لیے خالی ریپر، پلاسٹک کی تھیلیاں، بوتلیں اور استعمال شدہ ٹشو پیپرز ادھر ادھر پھینکنے کے بجائے مقررہ جگہوں پر موجود ردی کی ٹوکریوں (Waste bins) میں ہی ڈالیں گے، پیڑ پودوں اور پھولوں کی حفاظت کریں گے۔

آخر میں "ماحول سدھار کمیٹی" کے ممبران کی تشکیل ہوئی، جن کی ذمہ داری ہے کہ وہ پورے سال تک ماحول کو بہتر بنانے کی سرگرمیاں سرانجام دیتے رہیں۔ آخرکار محلے کی "ماحول سدھار کمیٹی" کی کوششیں رنگ لے آئیں اور ایک سال کے اندر ہی پوری کالونی کا ماحول خوشگوار اور خوبصورت بن گیا، یہ کالونی اب شہر کی دوسری کالونیوں کے لے صفائی اور خوبصورتی میں ایک مثال بن گئی۔

سبق کا خلاصہ

اپنے ماحول کو آلودگیوں سے محفوظ رکھنے کے لیے پیڑ پودے لگائے جائیں، مقرر جگہوں پر رکھے کچرہ دان میں ہی کچرہ ڈالا جائے۔ محلّہ کے ویران پارک اور کھیل کے میدان کو گھاس اور پھول پودے لگا کر دوبارہ قابل استعمال بنایا جائے، گندگی والی چیزوں کو زمین میں دبا دیا جائے اسی طرح ہر فرد اپنے اپنے حصہ کا کام اپنے گھر سے شروع کرے تاکہ ماحول خوشگوار ہو جائے۔

مشق

طلبہ وطالبات کے لیے سرگرمی:

(الف) مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات لکھیں

۱. جوزف کے اپنے گاؤں کا ماحول کس طرح تھا؟

۲. اس کو شہر کا ماحول کیوں ناموافق محسوس ہوا؟

۳. شہر کے ماحول کو درست بنانے کے لیے اس نے کیا حکمت عملی اختیار کی؟

۴. شہریوں نے کالونی کو بہتر بنانے کے لیے کون سے فیصلے کیے؟

۵. تمام لوگوں کی کوشش سے ماحول میں کیا تبدیلی ہوئی؟

۶. شہری شعور (Civic Sense) ہم سے کیا تقاضا کرتا ہے؟

(ب) خالی جگہیں پُر کریں:

۱. کالونی کا پارک اور کھیل کا میدان ....اور..................... تھا۔

۲. مچھروں کے کاٹنے سے آدمی کو .... ہو جاتا ہے۔

۳. گھر کا کچرا................................... میں ڈالنا چاہیے۔

۴. ہر گھر کے آگے ....لگانا چاہیے۔

(ج) حصہ (الف) کو حصہ (ب) سے ملا کر جملہ درست کریں۔

حصہ (الف)	حصہ (ب)
• کالونی میں پھول پودوں اور درختوں کا • شہر کا ماحول موافق نہ ہونے کے باوجود • پبلک پارک میں بچوں کے لیے • ماحول سدھار کمیٹی کی کوششوں سے	• پینگوڑے، سلائیڈز، اور بچوں کی تفریح کا سامان لگایا جائے گا۔ • نام ونشان بھی نہیں تھا۔ • جوزف کو اب یہاں ہی رہنا تھا۔ • ماحول خوبصورت اور خوشگوار ہو گیا۔

اساتذہ کے لیے سرگرمی

★ طلبہ/طالبات کو ترغیب دی جائے کہ وہ اپنے محلے اور ماحول کو آلودگی سے بچانے کی عملی کوشش کریں۔

★ اسکول کے ہر طالبِ علم کو یہ سکھایا جائے کہ وہ کچرے والی ہر چیز کچرے دان (Waste bin) میں ہی ڈالیں۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنیٰ
نباتاتی حیات	پیڑ پودے، گھاس وغیرہ
موافق	مناسب
ملیریا	مچھر کے کاٹنے سے ہونے والا بخار
ترغیب دینا	شوق دلانا
متفقہ	یک رائے سے طے شدہ
میونسپالٹی	بڑے شہروں کی ترقی اور صفائی کا ذمہ دار ادارہ
کمیونٹی سینٹر	عوامی تقریبات منعقد کرنے کی جگہ
خوش گوار	دل پسند

اس تصویر میں لڑکی اور لڑکا کیا کر رہے ہیں؟

شخصیات

حضرت ابراہیم علیہ السلام

بعض شخصیات اپنی ذات میں کامل ہونے کے ساتھ دوسروں کے سیرت و کردار پر مثبت اثرات چھوڑتی ہیں، ان کے دینی، تبلیغی، علمی، سیاسی اور ثقافتی نوعیت کے تجربات لوگوں کے لیے باعثِ افتخار ہوتے ہیں جن کی بدولت وہ عوام میں بے حد مقبول ہوتے ہیں۔

ایسی شخصیات نہ صرف اقوام کے لیے مثالی کردار کی حامل ہوتی ہیں بلکہ ان کے زندگی کے حالات پڑھ کر لوگوں کے اندر ان کے لیے عقیدت، احترام اور محبت کے جذبات امنڈ آتے ہیں اور وہ ان کے تجربات و مشاہدات پر عمل پیرا ہو کر مستقبل میں ترقی اور کامیابی کی راہ پر گامزن ہونے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

ایسی معزز ترین شخصیات میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی ہیں۔ اس سبق میں ہم آپ کی پاکیزہ زندگی میں سے نبی کے معنی، آپ کی ولادت، ہجرت، معجزات اور آپ کے پیارے بیٹے کی قربانی کے متعلق معلومات حاصل کریں گے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام

حاصلاتِ تعلم

سبق پڑھنے کے بعد طلبہ وطالبات سے امید کی جاتی ہے کہ وہ:

- لفظ "نبی" کی وضاحت کر سکیں گے۔
- جان سکیں گے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام وہ پہلا شخص تھا جسے بائبل میں نبی کہا گیا۔
- حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی سے واقف ہو کر بیان کر سکیں گے۔
- آپ نے جو مختلف سفر کیے ان سے واقف ہو کر بین کر سکیں گے۔
- آپ کے مالکِ حقیقی پر توحید والے یقین کو بیان کر سکیں گے۔
- آپ کی راست بازی اور دیانت داری کے بارے میں بیان کر سکیں گے۔
- وضاحت سے بتا سکیں گے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قرآن پاک میں راست باز اور توحید پرست کہا گیا ہے۔
- قرآن پاک میں بیان کیے ہوئے آپ کے معجزے بیان کر سکیں گے۔
- جان سکیں گے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظیم قربانی کی یاد میں "عید الاضحیٰ" منائی جاتی ہے اور آپ کو "خلیل اللہ" لقب عطا ہوا ہے۔
- جان سکیں گے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رحمتِ خداوندی میں اپنے ساتھ کس کو شامل کرنے کی دعا کی تھی۔

دنیا کے تین اہم مذاہب یہودیت، مسیحیت اور اسلام کے ماننے والے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا پیشوا اور پیغمبر مانتے ہیں قرآن مجید میں آپ کو "خلیل اللہ" یعنی اللہ کا دوست کہا گیا ہے۔

"نبی" کا مطلب:

لفظ "نبی" کے معنی خبر دینے والے کے ہیں۔ قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اور کتاب میں ابراہیم کا بیان کر، یقیناً وہ ایک سچا انسان اور نبی تھا۔ (سورۃ مریم: 41)

بائبل کا بیان ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مالکِ حقیقی کی تابعداری کی، اس کی ایمان داری اور دیانت داری کے بدلے میں خدا نے اس کو "ایمان والوں کا باپ" اور اپنا دوست پکارا ہے۔ دوسری جگہ بیان ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام مالکِ حقیقی پر ایمان لایا اور وہ اس کا سچا محبوب ہے۔ تورات میں بھی آپ کو نبی کہا گیا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت:

حضرت ابراہیم علیہ السلام میسوپوٹیما کے قدیم شہر "اُر" میں 2067 ق۔م کو پیدا ہوئے۔ آپ کا والد آزر اپنی ریاست کا اہم ذمہ دار اور مذہبی پیشوا تھا۔

ہجرت اور سفر:

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مالکِ حقیقی کی اجازت سے جب اپنے وطن سے ہجرت فرمائی تو اس سفر میں آپ کی بیوی اور بھتیجا لوط علیہ السلام بھی آپ کے ساتھ تھے، آپ پہلے فرات ندی کے مغربی کنارے کے قریب آباد "کلوانین" نامی گاؤں میں آئے، کچھ وقت گذارنے کے بعد آپ وہاں سے "جاران" کوچ کر گئے جہاں سے پھر آپ فلسطین اور عرب کی ایک غیر آباد وادی مکہ بھی گئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جہاں کہیں بھی سفر کیا وہاں لوگوں میں اللہ کی وحدانیت اور اس میں کامل یقین رکھنے کی تبلیغ کرتے رہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دو بیویاں حضرت بی بی سارہ اور حضرت بی بی ھاجرہ تھیں، حضرت بی بی سارہ کے بطن سے حضرت اسحاق علیہ السلام اور حضرت بی بی ھاجرہ کے بطن سے حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوا۔ آپ کے یہ دونوں بیٹے بھی اللہ کے پیغمبر تھے۔ بڑھاپے میں جب مالکِ حقیقی نے آپ کو اولاد سے نوازا تو آپ نے مالکِ حقیقی کا بے حد شکر ادا کیا اور دعا کی کہ اے میرے پروردگار! مجھے اور میری اولاد کو نماز کا پابند بنا اور قیامت کے دن مجھے، میرے ماں باپ اور تمام مؤمنوں کو اپنی رحمت سے بخش دینا۔

معجزات: مالکِ حقیقی اپنے پیغمبروں کے ذریعے بعض مرتبہ کچھ غیر معمولی باتیں ظاہر فرماتا ہے جسے ''معجزہ'' کہا جاتا ہے۔ مالکِ حقیقی کی مرضی سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی اس طرح کے معجزے دیئے گئے تھے:

- حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب اپنی قوم اور بادشاہ کو مورتیوں کی پوجا کرتے دیکھا تو انہیں صرف اکیلے مالک حقیقی کی بندگی کرنے کی نصیحت فرمائی، لیکن انھوں نے آپ کا کہا تو نہیں مانا بلکہ آپ کو بہت تکلیفیں دینے لگے اور آپ کو زندہ آگ میں جلانے کے لیے انھوں نے بہت بڑا آگ کا الاؤ تیار کیا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلانے کے لیے اس میں پھینک دیا، حضرت ابراہیم علیہ السلام ''خلیل اللہ'' یعنی مالکِ حقیقی کا دوست تھا، اس لیے مالکِ حقیقی نے آگ کو حکم فرمایا: اے آگ! ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا۔ چناں چہ کئی دن گذرنے کے بعد

جب لوگوں نے دیکھا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام وہاں سے زندہ سلامت باہر نکل آئے اور آپ نے لوگوں کو بتایا کہ میرے دوست (مالکِ حقیقی) نے آگ کو میرے لیے باغ بنادیا تھا اور وہاں مجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔

- حضرت ابراہیم علیہ السلام جب سفر کرکے مکہ مکرمہ والے علاقے میں پہنچے تو مالکِ حقیقی نے آپ کو حکم فرمایا کہ آپ یہاں خانہ کعبہ تعمیر کریں جہاں لوگ آکر حج اور عمرہ ادا کریں گے۔ چناں چہ حضرت ابراہیم علیہ السلام معمار اور آپ کا بیٹا اسماعیل علیہ السلام مزدور بنا اور دونوں کعبۃ اللہ کی عمارت تعمیر کرنے لگے لیکن جب دیواریں اونچی ہو گئیں تو آپ ایک پتھر پر کھڑے ہو کر اینٹیں لگانے لگے۔ مالکِ حقیقی کے حکم سے وہ پتھر ایک لفٹ کا کام کرنے لگا اور خود بخود آگے پیچھے، اوپر نیچے ہوتا رہا اس طرح دونوں باپ بیٹے نے باآسانی خانہ کعبہ تعمیر کرلیا، آج بھی ''مقامِ ابراہیم'' کے نام سے وہ پتھر خانہ کعبہ کے نزدیک موجود ہے۔
- مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کے فلسفے کو سمجھنے کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک دفعہ مالکِ حقیقی کو عرض کیا: اے مالک! مرنے کے بعد کوئی انسان کیسے زندہ ہو سکتا ہے؟ مجھے یہ بات سمجھ نہیں آتی۔ اس بات کو تجرباتی طور پر سمجھانے کے لیے مالکِ حقیقی نے آپ کی خصوصی رہنمائی فرمائی، یہ تجربہ کچھ اس طرح تھا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چار پرندے (مرغ، کوا، مور اور کبوتر) پالے اور ان کو اپنے ساتھ اس طرح مانوس کرلیا کہ جب آپ ان کو بلاتے تو وہ دوڑتے ہوئے آپ کے پاس پہنچ جاتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے ان سب پرندوں کو ذبح کرکے ان کے گوشت کو آپس میں ملالیا پھر اس گوشت کا تھوڑا تھوڑا حصہ مختلف پہاڑوں پر رکھ کر آئے صرف ان پرندوں کی چونچیں آپ کے ہاتھ میں تھیں۔ پھر روزانہ کی طرح جب آپ نے ان کو آواز دی تو ان کا بکھرا ہوا گوشت آپس میں جڑنے لگا اور ہر ایک پرندہ اڑ کر اپنی چونچ سے آکر مل گیا اس طرح مالکِ حقیقی کی قدرت سے چاروں پرندے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہو گئے۔

بیٹے کی قربانی:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خدا نے ایک اہم امتحان میں آزمانا چاہا، جب مالکِ حقیقی نے خواب میں آپ سے اپنے محبوب بیٹے کو خدا کی راہ میں قربان کرنے کا حکم فرمایا، چناں چہ حضرت ابراہیم علیہ

السلام مالکِ حقیقی کی محبت میں اپنے پیارے بیٹے کو قربان کرنے کے لیے تیار ہو گئے اور جیسے ہی آپ نے چھری بیٹے کی گردن پر پھیری خدا کی قدرت سے بیٹے کی جگہ ایک دنبہ ذبح ہو گیا۔ اس واقعے کی یاد میں مسلمان ذوالحج کی دسویں تاریخ کو جانوروں کی قربانی کرتے ہیں اور "عید الاضحیٰ" مناتے ہیں۔

پیارے بچو! حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پاکیزہ زندگی سے ہمیں ایمان داری، سچائی اور قربانی دینے کا درس ملتا ہے۔

سبق کا خلاصہ

تین اہم مذاہب کے پیروکار حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مالکِ حقیقی کا برگزیدہ پیغمبر مانتے ہیں، آپ میسوپوٹیما کے قدیم شہر "اُر" میں 2067 ق۔م کو پیدا ہوئے، خواب میں جب مالکِ حقیقی نے آپ سے اپنے پیارے بیٹے کو ذبح کرنے کا کہا اور آپ نے بیٹے کی گردن پر چھری چلائی تو مالکِ حقیقی نے اس کی قربانی کے بدلے میں ایک دنبہ قربان کرنے کے لیے بھیج دیا۔ آج بھی مسلمان اس عظیم قربانی کی یاد میں "عید الاضحیٰ" مناتے ہیں۔

طلبہ و طالبات کے لیے سرگرمی:

(الف) مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات لکھیں

۱. حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نبوت کے بارے میں قرآن پاک میں کیا ارشاد ہے؟
۲. حضرت ابراہیم علیہ السلام کس شہر میں پیدا ہوئے؟
۳. حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کتنے بیٹے تھے؟
۴. حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سفری زندگی سے ہمیں کیا درس ملتا ہے؟
۵. حضرت ابراہیم علیہ السلام کے معجزے بیان کریں

(ب) خالی جگہیں پُر کریں:

۱. "نبی" لفظ کے معنیٰ .... ہیں۔

۲. حضرت ابراہیم علیہ اسلام کی ایمان داری اور دیانت داری کی وجہ سے مالکِ حقیقی نے آپ کو...............پکارا ہے۔

۳. تورات میں آپ کو...........................کہا گیا ہے۔

۴. خدا نے آپ سے اپنے پیارے بیٹے کی قربانی.......................مانگی۔

۵. مسلمان ....کی تاریخ کو عیدالاضحیٰ مناتے ہیں۔

(ج) درست جملے کے سامنے " ✓ " اور غلط کے سامنے " X " نشان لگائیں:

جملہ	صحیح	غلط
۱. مسلمان، مسیحی اور یہودیت کے پیروکار حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا پیشوا مانتے ہیں۔		
۲. حضرت ابراہیم علیہ السلام مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔		
۳. بیٹے کو ذبح کرنے کے لیے آپ نے چھری چلائی تو وہاں ہرن موجود تھا۔		
۴. حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یاد میں مسلمان عیدالاضحیٰ مناتے ہیں۔		

(د) جملے کو مکمل کرنے کے لیے حصہ الف کو حصہ ب سے ملائیے:

حصہ (الف)	حصہ (ب)
• بائبل میں ہے کہ	• تین بڑے مذاہب کا پیشوا ہے۔
• تورات میں آپ کو	• نبی کہا گیا ہے۔
• حضرت ابراہیم علیہ السلام دنیا کے	• خلیل اللہ (اللہ کا دوست) ہے۔
• حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب	• حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا کی اطاعت کی۔

اساتذہ کے لیے سرگرمی

- طلبہ/طالبات کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی راست بازی، ایمان داری اور سچائی کے واقعات سے آگاہ کریں۔
- حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو سفر کیے گلوب یا نقشے کی مدد سے ان کے بارے میں معلومات فراہم کریں۔

نئے الفاظ اور ان کے معانی

لفظ	معنیٰ
پیشوا	رہنما، رہبر
رب	پالنے والا
پیروکار	ماننے والا، مرید
بشارت	خوش خبری
ذبح کرنا	حلال کرنا، قتل کرنا
خلیل	دوست
میسوپوٹیما	عراق کا پرانا نام
اطاعت	فرمانبرداری